Title – TOHFATUL BALEEB TARJUMA HADIYATUL AREEB FI ALRAD ALI AHAL AL SALEEB.

Creator – Tarjuma Khaleel Ahmad Sh. Samshali.

Publisher – Matba Mohammadan Press (Aligarh).

Date – 1893

Pages – 84

Subject –

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

تحفۃ اللبیب
۱۸۹۳ء

ترجمہ

ہدیۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب

جسکو ایک نامور فلسفی عالم نے اسلام کی تائید مین تیرہوین صدی مین تحریر کیا

یہ محقق عالم پادری ایک بڑے پیشوای زمانہ معمر پادری کی رہبری

سے مسلمان ہو گیا تھا

اسکو مولوی خلیل احمد صاحب سنبھلی مدرس عربی مدرستہ العلوم نے ترجمہ کیا

طبع اول ۵۰۰ جلد — قیمت فیجلد ۸/

در مطبع محمدن پریس علیگڈھ باہتمام محمد فریدالدین خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والصلوۃ علی النبی الکریم

اما بعد یہہ رسالہ تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب کا ترجمہ ہے جسکو ایک بڑے محقق پادری سنے اسلام لانے کے بعد عربی زبان مین تصنیف کیا ہے ۔ اس دانشمند عالم کی قابلیت اور اسلام لانے کی وجہہ خود اوسکی تحریر سے معلوم ہوتی ہے اوسکو عیسوی مذہب کے فروع و اصول مین کامل دستگاہ تہی اور پہر ایک سال کی مہلت مین اوسنے عربی زبان کی لیاقت ایسی حاصل کی کہ بہت جلد تصنیف کی درجہ تک پہونچ گیا ۔ ہمکو یہہ معلوم نہو سکا کہ زمانہ عیسویت مین اوسکا کیا نام تہا لیکن اوسکا اسلامی نام عبد اللہ ہے وہ ایسی حالت مین مسلمان ہوا کہ نہ کبہی اوسکے کانمین وعظ اسلام کی صدا پہونچی تہی نہ اوسکے چہرۂ رعنا کی خوبصورتی اوسکے سامنے آئی تہی ۔ نہ اسلامی صحبت کا پرتو اوسپر پڑا تہا نہ کوئی خواب یا کرشمہ غیبی اوسکو پیش آیا تہا ۔ نہ کبہی اس مقدس مذہب کے مسائل مین غوص کرنیکا موقع اوسکو ملا تہا ۔ البتہ اوسکے اور اسلام کے بیچ مین ایک وسیع سمندر کا فاصلہ حایل تہا اور اوس سے زیادہ پادریون اور عیسائی مذہب کی عظمت و توقیر بڑا مانع تہی جسکے تمام یورپین حصے زیر فرمان ہیں ۔ وہ خود علمی مدارج کو طے کر چکا تہا ۔

اوسکی علم اور پارسائی کی شہرت دور دراز حصوں مین پہونچگئی تہی - دنیوی منفعتون کی دروازے اوسکی سامنے کہلے
ہوئے تہے عیسوی تعلیم کے اعلی ترین حقایق اور اسرار اوسپر منکشف ہوگئے تہے - ایسی حالت مین اسلام کی
جوش محبت مین اپنے تمام مالوفات کو ترک کردینا حجازی نبوت کا ایک عجیب کرشمہ ہے -
بیشک اگر تعلیم کامل اور سچی ہو اور استعداد فطری تعصب اور کجی سے پاک ہو تو ہر جگہ ہدایت موجود ہے
ورنہ حضوری بہی سراسر دوری ہے -
اس عالم مصنف کے لئے خود عیسائیت سے اسلام کے طرف رہنما ہوگئی اور انجیل کی ہی تعلیم نے
اوسکو قرآن کا مصدق بنا دیا اور واقعی ایسی ہی تعلیم کے اثر نہایت مستحکم ہوا کرتے ہین - اسس
رہبری سے اوس قول کی صداقت معلوم ہوتی ہے کہ جناب سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعثت اور انجیل کی تنزیل اخیر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بمنزلہ مقدمہ
کے تہے اور حرمین شریفین کی ہی عظمت بتانے کو خدا نے یروشلم پر ایک شمع
روشن کی تہی -
جو نور ایمان رسالت پناہ کے اس سچے پیرو کے دلمین پیدا ہوا تہا اوسکے بجہانے کی
بعد مین نہایت سخت کوشش کی گئی لیکن وہ ایسا یقین نہ تہا کہ اوسکی روحانی شگفتگی
کو کوئی دنیوی میلان کا جہونکا مرجہا دیتا چنانچہ ایکبار فرنصیص پادری (جو سلطنت کی
حکومت مین بڑا بلند پایہ تہا اور اس حکومت مین ہر قسم کے مختارانہ تصرفات
کر سکتا تہا اور اوسمین اور مصنف مین مدارس رہنے کی وجہ سے برادرانہ صفت
و سلوک تہا) اسی قصد سے جہاز مین روانہ ہوا اور بادشاہ کی ذریعے سے مصنف

ایک خط اوسکے پاس پہونچا۔ لیکن اوسکا جواب بجز بہیجنے والیکی ناکامی اور افسوس کے کچہہ نہ تہا۔

﴿ اوس خط کا ترجمہ عربی مین ہم درج کرتے ہین ﴾

اما بعد السلام من اخیك فرنصیص القسیس نعرفك انی وصلت الی هذا البلد برسمك لاحملك معی وانا الیوم عند صاحب صقلیة بمنزلة ان اعزل واولی واعطی وامنع وامر جمیع مملکته بیدی فاسمع منی واقبل الی علی برکة الله ولا تخف ضیاع مال ولا جاه وغیر ذلك فان عندی ما یعم الجمیع واعمل لك ما ترید انتہی:

ترجمہ بعد سلام کے تمہارے بہائی فرنصیص پادری کی جانب سے یہہ التماس ہے کہ مین تم کو بتاتا ہون کہ اس شہر مین تمہارے پتہ پر مین اس غرض سے آیا ہون کہ تمکو اپنی ہمراہ لیجاؤن اور سسلی کے بادشاہ کے حضور مین آج میرا یہہ مرتبہ ہے کہ جسکو چاہون معزول کر دون اور جاہے جسے مقرر کر دون جو چاہون دون او جو چاہون لیلون اوسکے تمام ملک پر میرا قبضہ ہے میری بات مانو اور خدا کی برکت سے میرے پاس چلے آو۔ مال یا عزت وغیرہ کے تلف ہونیکا کچہہ اندیشہ نکرنا میرے پاس سب چیزین اسقدر موجود ہین کہ سبکا تدارک ہو جاویگا مین تمہارے سبھی اہتون کو پورا کرونگا۔ اسکے پہونچنے کے بعد بادشاہ نے فرمایا کہ تم اس تحریر کا کیا جواب دیتے ہو اوسنے صاف کہدیا کہ مین اپنے خوشی اور اختیار سے مسلمان ہوا ہون مذہب اسلام کی سچائی نے مجھکو اوسکے قبول کرنے پر آمادہ کیا ہے مین کسیطرح اوسکو

درخواست کو نہین قبول کر سکتا اگرچہ علماے اسلام نے مخالف ادیان کے مباحث مین بہت حکیمانہ تفتیش کر کے ہر مسئلہ کا فیصلہ کر دیا ہے اور علم کلام کے علاوہ ادیان کی تحقیقات کیلئے ایک جداگانہ فن قرار دیا ہے جسمین ملل ونحل کے مسائل کا موازنہ کیا ہی۔ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے دیباچہ مین اس ترتیب وتالیف کی خاص وجہ بیان کی ہے کہ علماے اسلام کی تصانیف عیسوی مذہب کے متعلق اگرچہ کافی اور بکثرت ہین لیکن اونکے دلایل قیاس اور عقل پر مبنی ہین جن سے نزاعی مباحث کا کافی فیصلہ نہین ہوتا ہے اسلئے مجھکو ایک ایسی تصنیف کی ضرورت معلوم ہوئی جسمین خاص توریت اور انجیل کی نصوص سے ہر ہر مسئلہ کی تنقیح کیجائے چنانچہ مصنف نے اپنے کامیاب توجہ سے اسکو انجام دیا اور زبان عربی کے لباس مین اون تحقیقات کو منظر عام پر پیش کیا۔ یہہ کتاب مصر مین طبع ہو کر یہان آئی اور اوسکے دیکھنے ہی ترجمہ کے ذریعہ سے اوسکے اشاعت کا خیال پیدا ہوا ایک عرصہ سے اوسکا ترجمہ مرتب کیا ہوا تہا جسنے اوسکو دیکہا پسند کیا اور طبع کرانیکا شوق ظاہر کیا اسی عرصہ مین معلوم ہوا کہ فرنچ مین بہی اوسکا ترجمہ ہوا ہے اور وہ مغربی ممالک مین قدر ووقعت کی نگاہ سے دیکہی جاتی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ اس لایق مصنف کی یادگار اردو مین بہی قایم کی جاوے دو امر کا افسوس بہی قابل اظہار ہے ایک تو طبع کی عمدگیون سے یہہ محروم رہے اگرچہ اوسکو لباس رونق کی ضرورت نہی دوسرے اسمین اکثر ہوتی زیادہ تفصیل اور بحث کے قابل تہی وہ زیر نقاب رہ گئی آیندہ طبع مین پوری ہشاالکی لعبہ جلوہ آرا ہوگی۔

الحمد للہ اولا وآخرا کمترین خلیل احمد اسعد ہلی پورڈ نک سے مس مدرسۃ العلوم ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل اول

معلوم کرو (خدا تمپر رحم کرے) کہ میرا اصلی وطن شہر میورقہ (مجارکہ) ہے (اعادہا اللہ تعالے
للاسلام) اور یہ سمندر کے کنارہ پر دو پہاڑون کے درمیان ایک بڑا شہر ہے ایک
چھوٹا سا بیابان اوسکے بیچ مین ہو کر نکل گیا ہے یہ شہر تجارت کی منڈی ہے دو
اوس مین بندرگاہین ہین بڑی بڑی تجارتی کشتیان وہان لنگر انداز ہوتی ہین۔
اصل مین میورقہ اوس جزیرہ ہی کا نام ہے اوسکے جنگلی درخت زیتون اور انجیر ہین
ہر سال قریب بیس ہزار کُپّون کے روغن زیتون ملک مصر اور اسکندریہ کو وہان سے
جاتا ہے اور قریب ایک سو بیس کے اوسمین قلعہ آباد ہین جنکے چارون طرف شہر پناہ ہین
ہین میرا باپ میورقہ کے بڑے دولتمندون مین شمار کیا جاتا تھا اور بجز میرے اوسکے
اور کوئی بیٹا نہ تھا جب میری عمر چھہ برس کی ہوئی تو تعلیم کے لیے مجکو ایک پادری کی
سپرد کیا مین اوس سے انجیل پڑھتا رہا دو برس کے عرصہ مین نصف سے زیادہ اوسکو
یاد کر لیا اسکے بعد انجیل کے لغت اور علم منطق سیکھنا شروع کیا۔ چھہ برس اسمین گذرے
پھر مین نے اپنے شہر سے سفر کر کے شہر لاردہ مین قیام کیا جو ملک قطلان کا حصہ ہے

نصرانیون کے نزدیک یہ ایک علمی شہر ہے اوس مین ایک بہت بڑا بیابان واقع ہے
مین نے اوسکی ریت مین سونا ملا ہوا دیکھا چونکہ اسکے حاصل کرنے مین خرچ زیادہ
پڑتا ہے اور نفع کم ہے اس لیے لوگون نے اوسکو بحال خود چھوڑ رکھا ہے - اس
شہر مین میوہ جات کثرت سے ہین کاشتکارون کو مین نے دیکھا کہ اخروٹ کے چار
ٹکڑے کرکر دھوپ مین سوکھا رکھتے ہین اور ایسے ہی کدو اور گاجر دنکو بھی سوکھا رکھتے
ہین جاڑونکے موسم مین جب اوسکو کھانا چاہتے ہین توشب کو پانیمین بھگو کر پکاتے ہین
وہ ویسے ہی تر و تازہ ہوتے ہین جیسے ابھی کے ٹوٹے ہوئے - اس شہر مین عیسائی
طالب علمون کی کثرت سے آمد و رفت رہتی ہے ایک ہزار سے لیکر پندرہ سو تک ہو جاتے
ہین اونپر وہی پادری حکومت کرتا ہے جو اونکو پڑہاتا ہے - زعفران اون اطراف مین بادہ
پیدا ہوتی ہے وہان چھہ برس تک علم طب اور نجوم پڑہا - چار برس تک انجیل اور لغت بالا
ٹرہتا رہا پھر مین نے شہر نبونیہ کا قصد کیا جو ملک ابزویہ مین واقع ہے - یہ بہت بڑا شہر ہے
اسمین پتھرونکی کانین نہین ہوتین اسلیے یہانکی عمارتین سرخ اور پختہ اینٹونسے بنائی جاتی
ہین - دو ہزار نوجوانون کے قریب وہان علم پڑہنے جاتے ہین اور وہ صرف ایک چادر
ہی پہنتے ہین جو خدا سے بیپٹزم ہونے کی علامت ہے - ہان اگر کوئی طالب علم بادشاہ
یا شہزادہ ہو تو وہ امتیاز کے لیے معمولی لباس پہن سکتا ہے اونپر حکومت وہی پادری
کرتا ہے جو اونکو پڑہاتا ہے - مین وہان جاکر ایک کلیسا مین ٹھیرا جو ایک معمر پادری کا تھا اور
لوگون کی نظر مین اوسکی بڑی آبرو تھی نیقلادہ ربتیل اوسکا نام تہا - علم دین اور پارسائی مین

وہ اپنے وقت کا یگانہ تہا عیسائی مذہب کے بڑے بڑے فتوے اطراف ملک کے
بادشاہونکے پاس سے اوسکے سامنے پیش ہوا کرتے تھے اور فتوون کے ساتھ قیمتی
اور نہایت عمدہ تحفہ تحائف آتے رہتے تھے۔ لوگ بکمال شوق اوس سے برکت حاصل
کرتے تہے اور تحفون کے قبول کرنیکو اپنے حق مین نہایت ہی موجب عزت سمجھتے تھے
اس پادری سے مین نے عیسائی مذہب کا علم اصول پڑہا یہانتک مین نے اوس کی
خدمت گزاری کی اور ورد و وظائف کا ایسا پابند رہا کہ رفتہ رفتہ اوسنے مجکو اپنے تمام
خاص لوگون مین سے منتخب کر لیا۔ مین نے اوسکی خدمت کرنے مین اور اوسکے ساتھ
خصوصیت پیدا کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا آخر کار یہانتک نوبت پہونچی
کہ تمام گھر بار اور مال و متاع کی کنجیان میرے حوالہ کر دین بجز ایک کنجی کے جو خاص ایک
چھوٹے سے مکان کی تھی اور جسمین وہ تنہا جایا کرتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین اون تحفہ جات
کا خزانہ تھا جو کہ غیر ملکون سے اوسکے پاس آیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔ دس برس درس تدریس
اور خدمت گزاری مین مین نے اوسکے پاس گزارے۔ اتفاقاً وہ ایک دن بیمار ہوگیا اور
پڑہانے کو نہ آیا سب اہل جلسہ اوسکے انتظار مین رہے اور مختلف مسائل مین بحث مباحثہ
کرتے رہے یہانتک کہ اوس قول مین بحث ہوئی جسکو خدا نے عیسی علیہ السلام کی زبانپر
القا فرمایا کہ میرے بعد ایک نبی آنیکو ہے جسکا نام فارقلیط ہوگا اسمین قیل و قال بہت
بڑھی اور دیر تک گفتگو رہی بغیر اسکے کہ کوئی امر فیصل ہو اور کوئی بامعنی توجیہ کیسینے کی ہو وہ
لوگ اپنی اپنی فرودگاہون کو واپس چلے گئے اتنے مین مین اوس پادری کے مکانپر

آیا اوسنے دریافت کیا کہ آج ہماری غیبت مین یہ کیا شور وشغب تھا مین نے کہا کہ لوگ
آپسمین فارقلیط کے متعلق کچھ حیص بیص کر رہے تھے کہ اس نام سے کیا مراد ہے فلانے
شخص نے یہ جواب دیا اوسنے یہ کہا سب کے جوابونکی مین نے اوسکے سامنے تقریر کی
اوسنے کہا پھر تمنے بھی کچھ جواب دیا مین نے کہا جو قاضی نے انجیل کی تفسیر مین تقریر کی
وہی مین نے کہدیا تھا اوسنے کہا تجنے کسیقدر معقول بات کہی فلان شخص نے یہ خطا کی اور
فلان قریب تھا کہ حق کے قریب پہنچ جاوے لیکن جو حقیقۃ الامر ہے وہ ان سب کے
خلاف ہے اس پاکیزہ نام کی تفسیر وہی علما جانتے ہین کہ جنکا علم راسخ ہے اور درجہ کمال
پہنچ گیا ہے تمہارا پایہ علمی ابھی کم ہے تب تو مین نے اوسکے قدم پکڑ لیے اور یہ التجا کی
کہ اے میرے آقا ایک دور دراز شہر سے مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون دس
برس سے مین آپکی خدمت گذاری مین مصروف ہون بے انتہا علمی فائدے مجکو آپ کی
ذات سے پہونچے ہین لہذا مجھپر رحم کرو اور اس اسم شریف کی مراد پر مطلع کرنیسے اپنے
احسان کا خاتمہ کردو یہ سنکر وہ پادری زار قطار رونے لگا اور کہا کہ تو نے میری خدمتگزاری
بہت کی ہے اسلیے تیری خاطر مجکو نہایت ہی عزیز ہے اور اس اسم شریف کے معلوم
ہونے مین فائدہ جلیل ہے لیکن مجکو اندیشہ ہے کہ تو نے اس راز کو فاش کیا اور فورا
عوام نے تجکو مار ڈالا مین نے کہا اے میرے آقا مجکو قسم ہے انجیل کی اور اوس کے
لانیوالے کی مین اس راز کو اپنی زبانپر بھی نہ لاؤنگا - اوسنے کہا اے میرے عزیز مین نے
تجسے پہلے ہی دریافت کیا تھا کہ تیرا وطن کس نواح مین ہے مسلمانونکی آبادیون سے

متصل ہے یا دور کبھی تم مین اور اونمین مسٹ بھیر بھی ہو جاتی ہے یا نہین تا کہ مجکو
پتہ لگتا کہ تیرے دل مین اونکی طرف سے مادہ نفرت کا ہے یا نہین ہے اے عزیز فارقلیط
پیغمبر اسلام کے اسما مبارک مین سے ہے یہی وہ پیغمبر ہین جنپر وہ چوتھی کتاب نازل ہوئی
جسکا وعدہ دانیال نبی کی زبانپر خدا نے کیا تھا بلاشبہ اونھون نے بشارت دی تھی کہ
وہ کتاب اونپر نازل ہو گی اونکا دین سراپا راستی ہے اونکا مذہب روشنیون سے
بھرا ہوا ہے جسکا ذکر انجیل مین ہے مین نے اوس سے دریافت کیا کہ عیسوی دین کے
باب مین تمہارا کیا قول ہے اوسنے جواب دیا کہ وہ دین عیسوی ہے سب نبیون کا دین منجانب
اللہ ہوتا ہے - نصرانی اگر اس دین پر ثابت قدم رہین تو خدا کے دین پر قائم رہ سکتے
ہین تب مین نے کہا کہ اس ورطہ سے کیونکر نجات ہو اوسنے جواب دیا کہ جس طرح ہو سکے
مسلمان ہونا چاہئے مین نے کہا کیا آدمی مسلمان ہو کر نجات پا سکتا ہے کہا بیشک
دنیا اور آخرت مین وہ نجات پاویگا مین نے کہا اے آقا ہر شخص اپنے لیے وہی چیز
پسند کرتا ہے جو اوسکے حق مین عمدہ اور چیدہ ہوتی ہو جب اسلام کی خوبیان تمہارے
ذہن مین منقش ہین تو اسلام لانیسے کونسا امر مانع ہے اوسنے کہا مجکو اسلام کی خوبیان
اور پیغمبر اسلام کے درجات جب معلوم ہوئے کہ میری عمر کا آفتاب ڈہل چکا تھا اور مین
اس حالت زار کو پہنچ گیا تھا لیکن میرا یہ عذر خدا کے سامنے ہرگز قابل پذیرائی نہین ہی
مین اسکا جوابدہ ہون خدا کی حجت مجہپر قائم ہے اگر مین تمہارے سن وسال مین ہپر
مطلع ہوا ہوتا تو بیشک سب چیزونسے کنارہ کشی کرتا یقیناً دنیا سب بداعمالیون کی بیخ و

بنیاد ہے نصاریٰ جیسی کہ میری آؤ بھگت اور عزت و آبرو کرتے ہین وہ تمکو خوب معلوم ہے
اسلام کیطرف اگر کچھ بھی میلان میرا اونہون نے پایا تو فوراً مجکو مار ڈالینگے بالفرض اگر
مین اونکی دار و گیر سے بچ بھی گیا اور مسلمانون کے ملکو نمین پہونچکر کہا کہ مین مسلمان ہونے
آیا ہون وہ کہینگے بہتر تو نے خوب کیا کہ خدا کے مواخذہ سے آپکو بچایا اخروی نعمتین حاصل
کرنیکے لیے اپنے حق مین اچھا کیا ہمپر اسکا کیا احسان نوے سال کا بڈہا پایا اونکی زبان سے
محض ناواقفیت اوسکے علاوہ کسی قسم کا میرا حق اونپر نہین انجام کار بہوکا پیاسا مر جاؤنگا
مین نے کہا اے میرے آقا مجکو اجازت ملے کہ مین بلاد اسلام مین چلا جاؤن اور اون کا
مذہب قبول کر لون کہا اگر تم زیرک ہو اور نجات کے خواہان ہو تو بسم اللہ ہر گز تاخیر
مناسب نہین لیکن یاد رکھو ابتک کبھی ہمکو ایسا اتفاق نہین پڑا ہے جہانتک ہوسکے
اسکے چہپانے مین کوشش کرنا اگر شمہ بھی اسکا کسیکو معلوم ہو گیا تو پھر جان کی خیر
نہین اوسوقت میری طرف سے کوئی صورت تمہاری بہبود کی نہو سکیگی اور میرا نام ہرگز نہ
لینا مین صاف مکر جاؤنگا لوگ تمہاری بات کچھ نہ سنین گے میرے ہی قول کی تصدیق
کرینگے اگر کچھ بھی اسکی بابت تمہارے منہ سے نکلا تو مین تمہارے خون سے بری الذمہ
ہون مین نے کہا توبہ توبہ اسکا اصلا وہم نہ کیجیے مین عہد کرتا ہون کہ کوئی بات آپ کے
خلاف طبیعت نہو گی مین سامان سفر مہیا کر اوس سے رخصت ہوا چلتے وقت اوسنے
میرے لیے دعا کی اور پچاس اشرفیان زاد راہ مجکو دین سمندر مین سوار ہو پہلے تو مین میورقہ
مین آیا چھ مہینے وہان قیام کر کر جزیرہ صیقلیہ (سسلی) کیطرف روانہ ہوا پانچ مہینے تک

اسی انتظار مین ٹھیرا رہا کہ کوئی جہاز بلاد اسلامیہ کو آتا جاتا ملے تو اوسمین سوار ہو جاؤن آخرکار
ایک جہاز جو ٹونس کو روانہ ہونیکو تھا ملا غروب آفتاب کے قریب صیقلیہ سے اوسکا لنگر
اوٹھایا گیا دو پہر ڈھلے ہم بندرگاہ ٹونس مین پہونچے جب مین ٹونس کی قلمرو مین اوترا اور
وہانکے عیسائی لشکریون نے جو کہ وہان قیام پذیر تھے میرا حال سنا تو وہ میرے لیے ایک
سواری لے آئے اور اپنے علاقہ مین لے گئے بعضے سوداگر بھی ٹونس کے باشندے ہمراہ
تھے مین وہان چار مہینے تک خوش وخرم رہا اونہون نے خوب میری مہمان نوازیان کین
ایک روز مین نے اونسے دریافت کیا کہ دارالسلطنت مین کوئی ایسا شخص بھی ہے جو عیسائیون
کی زبانسے واقف ہو (وہ زمانہ آقاے نامدار ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سلطنت کا تھا)
اونہون نے مجھسے ذکر کیا کہ ہان دارالسلطنت مین یوسف طبیب ایک بڑا فاضل ہے خدام
سلطانی مین بڑا عالی مرتبہ شخص ہے اور بادشاہ کا مصاحب خاص ہے مین یہ سنکر بہت
خوش ہوا اور اس شخص کا مکان بھی دریافت کیا اور اونہون نے مجکو بتایا مین نے اونسے
ملاقات کرکے تمام سرگذشت اپنی بیان کی اور کہا کہ میرے یہان آنیکی وجہ یہ ہے کہ میرا ارادہ
اسلام قبول کرنیکا ہے وہ اسکے سننے سے نہایت مسرور ہوے کہ خدا اس امر خیر کو اونکے
ذریعہ سے ظہور مین لاوے پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو بادشاہ کی بارگاہ مین مجکو لے گئے
وہان پہونچکر میرا تمام حال بادشاہ سے بیان کیا اور میرے لیے اجازت مانگی بادشاہ نے
اجازت دی مین بادشاہ کے حضور مین کھڑا ہوا سب سے اول بادشاہ نے میری عمر پوچھی
مین نے عرض کیا کہ پینتیس برس کی ہے پھر مجھسے پڑھنے پڑھانیکا حال دریافت کیا۔ مین نے

اوسکی اطلاع کی - پھر فرمایا کہ بہت اچھا ہوا کہ تم چلے آئے اب مسلمان ہو جاؤ مین نے
ترجمان (اوسی طبیب سے) کہا کہ حضرت سلطان کی خدمت مین عرض کرو کہ جو شخص اپنے
دین کو بدل ڈالتا ہے اوسکی شان مین لوگ بہت تہمتین گڑھ لیا کرتے ہین اور طعن و تشنیع
کرنے لگتے ہین مین آپکی بندہ نوازیون سے امیدوار ہون کہ جو عیسائی سوداگر اور لشکری
آپکے حضور مین موجود ہین وہ بلائے جائین اور میرا حال اونسے دریافت کیا جائے - جو کچھ
وہ میرے حق مین کہین آپ اوسکو سن لین تب مین مسلمان ہونگا - مجھسے بادشاہ نے ترجمان
کے ذریعہ سے فرمایا کہ مسلمان ہوتے وقت جیسی درخواست عبد اللہ ابن اسلام نے کی
تھی ویسی ہی درخواست تمنے بھی کی - اسکے بعد لشکر کے نصرانی اور بعض سوداگر بلائے
گئے اور اپنی نشست گاہ کے قریب ایک مکان مین مجکو بٹھایا جب نصرانی آگئے تو اونسے
پوچھا کہ یہ نیا پادری جو جہاز سے اوترا ہے تمہاری دانست مین کیسا ہے اونہون نے کہا
اے ہمارے آقا وہ ہمارے دین کا یکتا عالم ہے ہمارے بزرگ کہتے ہین کہ علمی فضائل
مین آج کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے - بادشاہ نے اونسے کہا کہ بالفرض اگر وہ مسلمان ہو جائے
تو تم کیا کہوگے اونہون نے کہا معاذ اللہ وہ ایسا کبھی نہین کر سکتا - جب نصرانیونکی تقریر
بادشاہ نے سن لی تو میرے پاس خبر بھیجی - مین نے سامنے حاضر ہو کر کلمہ شہادت پڑہا -
سب نصرانی اوسوقت وہان موجود تھے - اونکے مونہ پہ جالت دیکھکر بہت کانپے پیلے
کہنے لگے کہ یہ آمادگی اسنے صرف اسواسطے کی ہے کہ اسکو نکاح کرنے کا شوق
در ہمارے یہان پادری شادی نہین کر سکتے - پھر وہ لوگ نہایت شکستہ دل

اور رنجیدہ خاطر باہر چلے گئے۔ بادشاہ نے میرے لیے اشرفی کا چوتھائی حصہ روزانہ مقرر کر دیا اور ایک خاص مکان مین ٹھیرا دیا اور حاجی محمد صفار کی بیٹی سے میری شادی کرا دی اور جب مین نے اوس سے ہمخواب ہونیکا ارادہ کیا تو مجکو یکمشت سو اشرفیان اور نئے جوڑے عطا کیے اور اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا مین نے آنحضرت کے اسم مبارک پر تیمناً اور تبرکاً اوسکا نام محمد صلعم رکہا

فصل دوم

اس فصل مین مصنف نے اپنے عہد کے بادشاہ کا حال درج کیا ہے اسلیے ترجمہ مین ہمنے قلم انداز کر دیا کہ اصل مطلب سے زائد تہا

سلہ اس نیقلا پادری کا قصہ بعینہ اوس عالم کا سا ہی جسکا نام قایری راہب تھا ہمارے زمانہ مین یہ شخص شہر آتینہ مین پیدا ہوا تمام علوم حکمیہ مین اوس کی شہرت تھی اور تمام اطراف و بلاد مین اوسکے درس تدریس کا چرچہ تھا اتفاقاً اوسکی ملاقات کو ایک فاضل سیاح گیا جسکا نام حاجی صفا خوشانی تھا اوسوقت وہ درس تدریس مین مصروف تہا اتفاقاً اون مذاہب کا تذکرہ ہوا جو تمام روے زمین پر شائع ہین اوسنے اپنے شاگردونسے مخاطب ہوکر کہا کہ بہ نسبت اور تمام دنیا کے مذاہب کے دین اسلام مین اکثر چیزونکی تفصیل ہو عقل سلیم اورون کی نسبت اوسیکو زیادہ قبول کرتی ہے یہ سنکر ایک جوان طالب علم نے اپنے دل مین کہا کہ مین مسلمانونکے ملک مین جاکر مسلمان ہو جاؤنگا اسکا باپ قسطنطنیہ کا ایک مسلمان باشندہ تھا اوسکی ماں عرفہ اپنے خاوند کے پاس سے بہاگ آئی تہی اور اس لڑکے کو آتینہ مین اپنے ساتھ لے آئی تھی اور سلطان محمود ثانی کے عہد مین عیسائی ہو گئے تھے۔ وہ لڑکا دیار کفر کو ترک کر کر دار الاسلام استنبول مین وارد ہوا اوسکو ترکی کا ایک لفظ بھی نہ آتا تہا اوسکو صرف اپنے باپ کا نام معلوم تہا اوسی پتہ سے وہ باپ سے ملا اور دونون ملکر بہت مسرور ہوے آجکل وہ دولت علیہ کے سرفراز لوگونمین سے ہی لیکن یونانیون نے قایری راہب کے اقوال مین پراگندگی دیکھی تو اوسکو قید کر دیا وہ بیچارہ قید کی ہی حالت مین اونکے ظلم کی سختی سے فوت ہو گیا اور صہیب صحابی کے قصہ سے بھی یہ قصہ ملتا ہی جسکو طلائی الفرق نراعۃ کے تکملت مین بیان کیا ہے خدا کا رسول سراپا صداقت ہے ؛

فصل سوم

اس فصل مین عیسائیون کا رد ہے میرا قصد ہے کہ خاص انجیل کے بیانات سے اون کے مقابلہ مین وجوہ پیش کرون اور اون چارون کے اقوال بیان کرون جنہون نے چارون انجیلین لکہین مین پہر حضرت سرور کائنات کی نبوت انبیاے سابقین کے صحیفون سے جو عیسائیون مین مروج مین بیان کرونگا اس فصل مین نو باب مین

پہلے باب مین اون چارون حضرات اور اونکی دروغ گوئی کا بیان ہے جنہون نے چارون انجیلین تحریر کین۔

دوسرے باب مین عیسائی مذہب کا متفرق ہونا اون کے فرقون کے تعداد بیان کی گئی ہے۔

تیسرے باب مین عیسائی مذہب کے قاعدونکی بے بنیادی اور اونکا رد انجیلونکی تصریحات سے ظاہر کیا گیا ہے۔

چوتہے باب مین اونکی عقاید کی کیفیت جنکو ہر ہر باور رکہتا ہے اور انجیلون سے اون کا ابطال۔

پانچوین باب مین اسکا بیان ہے کہ حضرت عیسی خدا نہ تہے جیسا کہ عیسائیون کا اعتقاد ہے اور تصریحات انجیل سے اون کے آدمی اور نبی ہونے کا ثبوت۔

چھٹے باب مین کاتبین انجیل کے اختلافات اور اون کا بے اصل ہونا۔

ساتوین باب مین افترا پردازیون کا ذکر جو حضرت عیسی کیطرف منسوب کی گئین۔

اٹھوین باب مین اون نکتہ چینیونکا بیان ہوا جنہون نے مسلمانون پر کین ہین
نوین باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات زبور توریت انجیل سے
اور اور انبیائے سابقین کے ارشادات سے ۔

باب اوّل

جن لوگون نے چارون انجیلین لکھی ہین اون کے نام یہہ ہین ۔ متی ۔ لوقا ۔ مرقس ۔ یوحنا
انہین لوگون نے دین عیسوی کو مسخ کیا ہے کم زیادہ کرنے مین کوئی کمی نہین کی سب سے
پہلا انجیل متی ہے :: ۔ حضرت عیسیٰ کا عہد اسنے نہین پایا اس نے اون کو صرف وہی

ان اناجیل کے ابتدائی تالیف کا افق نہایت تاریک کہر سے گہرا ہوا ہے اوسمین تفتیش کرنے والے کو کوئی
صاف رستہ نہین مل سکتا انجیل متی ہی کے متعلق عیسائی مورخون کے مختلف خیالات ہین ایک جماعت نے
جسمین فاسٹیس ۔ پروفیسر بابر ۔ شیور ۔ شلتش وغیرہ ہین اس انجیل سے بالکل انکار ہی کیا
اور متقدمین نے ایک طولانی بحث اسکے متعلق کی ہے کہ انجیل اولا کس زبان مین تالیف ہوئی تہی
بعض کا قول ہے کہ وہ ابتداءً یونانی زبان مین مرتب کی گئی تہی ایک فریق قایل ہے کہ عبرانی زبان مین لکہی گئی
ہوئی اور یونانی مین اوسکا ترجمہ کیا گیا ۔ کوئی کہتا ہے کہ دونون زبانون مین جمع کی گئی تہی ۔ ہر ایک فریق قرائن
اور تخمینی شہادتون سے اوسکو ثابت کیا ہے جسپر وہم وگمان سے زیادہ اعتبار وثوق نہین ہوسکتا ۔
پہر زمانہ تالیف مین بڑا اختلاف ہے ذیل کی تعداد اوسکے تردد کو ظاہر کرتی ہے جو اوسکے زمانہ تالیف کے
متعلق ہے
سنہ ۳۸ ۔ سنہ ۴۱ ۔ سنہ ۴۳ ۔ سنہ ۴۸ ۔ سنہ ۶۱ ۔ سنہ ۶۲ ۔ سنہ ۶۳ ۔ سنہ ۶۴ ۔
اسلئے روح انسانی کو اوس سے منور اور یقینی آسمانی ہدایتون کے حاصل کرنے مین ہرگز تسلی نہین ہوسکتی
اور اگر یہہ کہا جائے کہ یہہ کاتبین حضرت عیسیٰ کے رسول اور دین عیسوی کے امین تہے اور حضرت عیسیٰ نے
انکو انجیل کی تعلیمات کے پہیلانیکا حکم دیا تہا تو یہہ توجیہ بچند وجہ قابل تسلیم نہین ہے اولا یہہ کہ انمین سے
مرقس اور لوقا نے حضرت عیسیٰ کا زمانہ نہین پایا اونکو نہین دیکہا پہر اسکا پیرو کیسے مامور ہوسکتے ہین
ثانیا اونمین سے کبہی کسینے اسکا دعوی نہین کیا کہ ہم حضرت عیسیٰ کی طرف سے اس کام پر مامور ہین بلکہ ہر ایک نے
اپنے احباب کی درخواست سے اون کو جمع کیا ہے اناجیل کے شروع اور دیکہا اون کے تاریخ مین یہہ بخوبی مندرج
ہے لوقا نے اپنی کتاب کے شروع مین اسکی تصریح بہی کردی ہے ثالثاً ان لوگون نے اسکا نام
انجیل رکہا ہی نہین بلکہ اونکا نام تاریخ رکہا تہا اون کتابون کے مضامون سے یہہ رفتار اور بیت المقدس مین

سال مین دیکھا کہ جسمین اون کا عروج ہوا عروج کے بعد متی اپنی انجیل کو شہر اسکندریہ مین اپنے قلم سے لکھا اوس مین اوس نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے حالات اور وہ عجیب نشانات جو پیدایش کے وقت ظہور پذیر ہوئی لکھے ہین اون کی ماں کا مصر کیطرف بادشاہ ہیرودس کے خوف سے بہاگ جانا لکھا ہے اس بادشاہ نے حضرت عیسیٰ کے مار ڈالنے کا منصوبہ کیا تہا اسکا سبب اوسنے یہہ بیان کیا ہے کہ تین مجوسی اطراف مشرق سے بیت المقدس مین آئے اور دیکھا کہ وہ بادشاہ کہان ہے جسکی امروز فردا مین پیدایش ہوئی ہے ہمنے اوسکے ستارہ کو اپنے ملک مین نکلتے ہوئے دیکھا اوس سے ہمنے اوس کی پیدایش معلوم کی ہم کچھہ ہدیہ بہی اوسکے لئے لائے ہین بادشاہ نے جب اسکو سنا تو وہ بہت بگڑا اور علماء یہود کو جمع کرکر اس بچہ کا حال پوچھا اونہون نے جواب دیا کہ انبیائے بنی اسرائیل نے اپنی کتابون مین ہمکو خبر دی ہے کہ مسیح کی پیدایش اسی مانہ مین شہر بیت المقدس کے قریب بیت لحم مین ہوگی اوسنے کہا کہ اوسیکی گہرجا...

متی نے کہا ہے کتاب پیدایش عیسیٰ مسیح ابن داود ابن ابراہیم عیسائیون نے بعد کو اونکا نام انجیل رکھلیا ہے رابعاً اگر وہ حضرت عیسیٰ کی جانب سے اسکام پر مامور ہوتے تو سب متفق ہوکر ایک کتاب خاص مضامین کی مدون کرتے اور سب ملکر اوسکا نام انجیل رکہتے جدا جدا جنجنداگانہ ترتیب کرنا اور باہم قصون اور حالات کے بیان مین اختلاف کرنا صاف دلیل ہے کہ وہ مامور نہی کہین نہ کہین ابتدا یا اخیر مین اسکی تصریح ضرور کردیتے جیسا کہ لوقا نے سبب تالیف بیان کردیا ہے اسیواسطے علمای اسلام ان کے تصدیق کرتے ہین نہ تکذیب کرتے ہین اور مصدقاً لما معکم مین ارشاد خداوندی اونکے مسلمات کے موافق الزاماً کہا گیا ہے یا اوس اصلی انجیل کی ... جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تہی جسکے نسبت اس انجیل موجودہ مین بہی مذکور ہے کہ انجیل کو ساتوین باب مین احمد اسمہ انجیلی ـــ

اور تفتیش کرو اگر وہ تمکو ملجاوے تو مجھکو خبر کرنا اور اون سے کہدیا کہ مین
اوس لڑکے سے ملنا چاہتا ہون مین اوسکی پرستش کرونگا۔ واقع مین یہہ
پادشاہ کا مکر تہا وہ چاہتا تہا کہ اونکو قتل کرے وہ تینون مجوسی بیت لحم کیطرف لوٹ
آئے اور مریم سے ملے اور عیسی کو اونکی گود مین دیکہا وہ اوسوقت ایک چہوٹے بچے تہین
ہدیہ دیکر اونکے بیٹے کو سجدہ کیا اسکے بعد شب کے وقت اونہون نے ایک فرشتہ کو دیکہا
اوسنے اونکو یہہ حکم کیا کہ حضرت عیسی کی پیدایش کو سب سے مخفی رکہین اور جس رستے سے
آئے ہین اوسکو چہوڑکر کسی دوسرے رستہ سے لوٹ جاوین پہر فرشتہ مریم کے پاس آیا
اور ہیرودس کی مکر کی اونکو خبر دیکر کہا کہ مصر کیطرف بہاگ جاؤ مریم نے ایسے ہی کیا
یہانتک متی کا کلام ہے اسمین سراسر ناراستی ہے اور مکر و فریب اسلئے کہ بیت المقدس
اور بیت لحم مین صرف پانچ میل کا فاصلہ ہے اگر بادشاہ کو ایسا ہی بچہ کی طرف سے
خطرہ اور اندیشہ تہا اور اوسکی جستجو تہی تو وہ اونکے ساتہہ ہی کیون نہ چلا گیا یا
معتبر لوگ اونکی ہمراہ کیون نہ کردئے اور یہہ بہی متی کے کذب کی دلیل ہے
کہ لوقا مرقس یوحنا نے اپنی انجیلون مین اسکی بابت کچہہ بہی ذکر نہین کیا اور متی اوسوقت
موجود بہی نہ تہا لوقا نے بہی عیسی کا عہد نہین پایا نہ کبہی اوس نے حضرت عیسی کو دیکہا
وہ عیسی کی وفات کے بعد نصرانی ہوا ہے پولوس اسرائیلی نے اوسکو نصرانی کیا تہا
اور پولوس بہی حضرت عیسی سے نہین ملا نہ اون کو دیکہا وہ نصرانیون کا جانی دشمن تہا
حتی کہ شاہان روم نے یہہ حکم نافذ کیا کہ جو نصرانی ہے اوسکو گرفتار اور بیت المقدس مین

لاکر قید کرد و لوقا نے اپنی کتاب مین جسکا نام قصص الحوارئین ہی بیان کیا ہے کہ یہی
پولوس سوارون کے ساتھہ جا رہا تہا یکبارگی اوس نے روشنی دیکہی جسکی چمک شعاع
آفتاب کیسی تہی اوس روشنی مین سے اوس نے ایک آواز سنی کہ اے پولوس تو
مجہکو کیون مضرت پہونچاتا ہے (یہہ حکایت خلاف واقع یا شیطان کا مکر ہے)
تب پولوس نے کہا مین نے تجہکو ضرر کیسے پہونچایا مین نے تجہکو دیکہا تک بہی نہین اوسنے
کہا تو نے میری اُمت کو ضرر پہونچایا تو گویا مجہی کو ضرر پہونچایا اب اون کی مضرت سے
اپنا ہاتہہ اوٹہا لے وہ حق پر ہین اونکی پیروی کر نجات پاویگا تب اوسنے کہا اے میرے
سردار یہہ مجہکو کیا حکم ہے اوس نے کہا تو دمشق کو چلا جا اور فلانے آدمی سے جا کر مل چنانچہ
وہ اوس سے جا کر ملا اور عیسیٰ کی جو باتین سنین تہین وہ اوس سے بیان کین اور
نصرانی ہونے کی اوس سے درخواست کی اوس نے اوسکو نصرانی کر لیا اور جب معلوم ہوا
کہ عیسیٰ پر ایمان لے آیا ہے تو اوسکی بڑی قدر و منزلت ہوئی یہہ پولوس ہے جو اپنے گے
ہاتہہ پر نصرانی ہو گیا اور لوقا اسکے ہاتہہ پر ان دونون نے حضرت عیسیٰ کا زمانہ
نہین پایا نہ اونکو دیکہا ایسی ایسی داستانین خلط ملط کر کر گڑہ لین ہین —
مرقس نے بہی عیسیٰ کو نہین دیکہا جب اونکی وفات ہو چکی تہی تو وہ پترس حواری کے ہاتہہ
نصرانی ہوا شہر رومامین اوسکی انجیل کو لیا مرقس نے اکثر مسئلونمین ان تینون سے اختلاف
کیا ہے (چہٹے باب مین اسکا بیان آویگا) چوتہے یوحنا یہہ عیسیٰ علیہ السلام کا خالہ زاد بہائی
ہے نصاریٰ کہتے ہین کہ عیسیٰ یوحنا کے ولیمہ مین آ گئے تہے اونہون نے سب سے پہلے یہہ

معجزہ ظاہر کیا کہ پانی کو شراب کردیا یوحنا یہہ دیکھتے ہی اپنی بیوی کو چھوڑ اونکے ساتھہ ہولیا
اور اونکے ساتھہ ہی سیر و سیاحت کرتا رہا جب یہودی حضرت عیسیٰ کے پاس آئی اور اونکو
خوب یقین ہو گیا کہ مارے جاتے ہین اب کوئی شک نہین تو یوحنا کو وصیت کی کہ میری ماں کی
پاسداری کرنا وہ تیری بمنزلہ ماکے ہے اور ماسے کہا کہ یوحنا تیرا بیٹا ہے برائے خدا
اوسکا لحاظ رکھیو یوحنا نے اپنی انجیل کو شہر سوپس مین یونانی زبان مین لکھا تھا۔
یہی حضرات ہین جنہون نے چار دن انجیلین لکھین اور خوب دلمین رد و بدل کیا جو انجیل
حضرت عیسیٰ لائے تھے وہ صرف ایک ہی کسی قسم کا اختلاف اوسمین نتھا اور ان چارون مین
طرح طرح کے اختلاف ہین ایک جداگانہ فصل مین ہم وہ بیان بھی کرینگے متی نے
تیرہوین فصل مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ میرا بدن زمین کے اندر تین دن تین رات رہیگا
جیسے یونس مچھلی کے پیٹ مین رہے تھے یہ بالکل بہتان ہے اور اون انجیلون کے موافق عیسیٰ
جمعہ کے روز چھٹے گھنٹہ مین مرے اور ہفتہ کے روز اول گھنٹہ مین دفن ہوئے اور
اتوار کے روز صبح کو اوٹھہ کھڑے ہوئے تو زمین مین صرف ایک دن دو رات تک رہے
متی نے لیسے کہدیا کہ یونس کی طرح تین دن تین رات زمین مین رہے اس مسئلہ مین چارون
سے غلطی ہوئی عیسیٰ نے انجیل مین کبھی نہین لکھا کہ میں مارا جاؤنگا یا دفن ہونگا ایک دن دو
راتین یا تین دن تین راتین بلکہ اونکی شان وہ ہے جو کہ ازلی رحمتی نے اپنی کتاب عزیز
مین فرمائی جو کہ ایک استبار محمد ہی پر نازل ہوئی وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن
شبہ لہم ـــ

باب دوسرا

عیسائیون کے فرقون کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ عیسائیون کے بہتر فرقے ہین۔ پہلے فرقہ کا اعتقاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
نعوذ باللہ خدا پروردگار تھے جنہون نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔
اونسے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کا فر ہو متی نے چھبیسوین فصل ۳۸ اونتیسوین
باب مین اپنی انجیل کے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اوس شب سے پہلے کہ
یہودیون نے اون کو گرفتار کیا تھا یہہ لکھا کہ موت کے صدمہ سے مجہپر غشی
طاری ہے اسکے بعد اونکا پنج ٹہہنا گیا اور اونکے حالت متغیر ہو گئی اور زمین کے
بل آہ وزاری کرتے ہوئے گر پڑے اور کہتے تھے اسے بار الہا اگر موت کا پیالہ
تجھسے پھر سکے تو پھیر لے جو مین چاہتا ہون وہ نہو گا بلکہ وہی ہو گا جو تیری مرضی
ہوگی۔ اسمین حضرت عیسیٰ کا اقرار ہے کہ وہ ایک درماندہ آدمی تھے موت کے
نازل ہونے سے ہراسان تھے اور اونکا کوئی معبود بھی تھا جسکو پکار پکار کر یا الٰہی
کہتے تھے اور اوسکے سامنے فروتنی ظاہر کرتے تھے۔ اور باوجود اوسکے آدمی
اور خوف زدہ اور رنجیدہ ہونے کے اونہون نے یہہ بھی اضافہ کیا کہ خدا تعالیٰ
جل ذکرہ کے قدرت مین اونکو شک بھی تھا وہی امر ہین یا حضرت عیسیٰ کو
یہہ یقین تھا کہ خدا کو کوئی چیز عاجز نہین کر سکتے تب اسکی کیا معنی ہین کہ موت تجھسے اگر
دفع ہو سکے۔ اور اگر یہہ جانتے تھے کہ خدا اکو اسکی قدرت نہین ہے تو پھر خدا کیسے

حضور مین التجا کرنے کے کیا معنی ۔ حاشا وکلا کہ حضرت روح اللہ اور اوسکے پیغمبر کو خدا کی قدرۃ مین شک ہو وہ انتہا سے یقین سے جانتے تہے کہ خدا کسی چیز سے عاجز نہین ہے ۔ اور جو معجزے اونکے ہاتہہ پر جاری ہوئے وہ ارادہ الٰہی کی طاقت سے تہے ۔ الا الٰہ الا ہو ۔ اس فرقہ سے یہہ بہی کہنا چاہیئے کہ تمنے ستر ہوین فصل نیز یوحنا کی بہی مخالفت کی کہ حضرت عیسیٰ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اوٹہا کر خدا کے سامنے کمال عاجزی سے عرض کیا کہ اے پروردگار مین تیرا شکر کرتا ہون تو میری دعا قبول کر لیتا ہے مین اسکا تیرے سامنے اقرار کرتا ہون اور مین خوب جانتا ہون کہ تو میری دعا قبول کرتا ہے مین اس موجودہ جماعت کے واسطے درخواست کرتا ہون اسلئے کہ یہہ اون چیزون کا یقین کرتے ہین جسکی ساتہہ تونے مجہکو مرسل کیا ہے اسمین حضرت عیسیٰ نے صاف اقرار کیا ہے کہ اونکا کوئی معبود اور پروردگار تہا جسکے سامنے اونہون نے عاجزی ظاہر کی اوسکی نعمتونکا اور دعا قبول کر لینے کا شکریہ کیا ۔ اب عیسائی کیسے قایل ہین کہ حضرت عیسیٰ معبود آسمان زمین کے خالق تہے مسلیم عقلون کی نظر مین اور اوس سے زیادہ بدنما کیا ہوگا ۔

اور نیز یوحنا نے اپنی انجیل کی پانچوین فصل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیون سے کہا کہ جو میرا کلام سنیگا اور اون چیزون پر ایمان لاویگا کہ جسکی ساتہہ خدا نے مجہکو مرسل کیا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا

اور اسی فصل مین ہے کہ حضرت عیسیٰ سے یہودیون نے کہا کہ تمہارے قول پر
کون گواہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس پروردگار نے مجھکو رسول کیا ہے وہی
میرا گواہ ہے۔ یہہ دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی پیغمبر ہونے کے خود مقر تھے
اور اسکی بھی مقر تھے کہ اونکے پروردگار نے اونکو رسول کیا تھا اور جو شخص آپکے
قولون پر عمل کرے اور آپ کی رسالت کی چیزون پر ایمان لاوے وہ جنتی ہے
اور اونکی کتابون مین مرقس کی انجیل کی پہلی فصل مین یہہ قول ہے کہ بیت المقدس مین
مین ایک دیوانہ آدمی تھا جن اوسکے منہ سے باتین کیا کرتا تھا حضرت عیسیٰ کا اودہر
گذر ہوا جن آپ کو دیکھتے ہی چلانے لگا اور کہنے لگا او عیسیٰ تم مجھسے کیا چاہتے ہو
اگر تم چاہو تو مین اسکے بدن سے نکل جاؤن تاکہ لوگ سمجھ لین کہ تم خدا کے پیغمبر ہو
اور مین تو خوب جانتا ہون کہ تم خدا کے نبی اور روح اللہ ہو خدا نے تمکو پیغمبر کیا ہے
حضرت عیسیٰ نے اوسکے نکل جانیکا حکم دیا اور وہ آدمی اچھا تندرست
کھڑا ہوگیا سب حاضرین یہہ دیکھکر متعجب ہوئے اسمین صاف دلالت ہے
کہ حضرت عیسیٰ بشر اور منجملہ اور پیغمبرون کے ایک پیغمبر تھے۔
ایک دوسری فرقہ کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے اور خدا و انسان
دونون تھے باپ کی جانب سے خدا اور ماکی جانب سے انسان تھے اور یہودنے
اونکی انسانیت کو قتل کیا اور جب اونکا بدن انسانی قبر مین چلا گیا تو اونکی
الوہیت نے جہنم مین داخل ہو کر حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم

وغیرہ تمام انبیا کو جہنم سے نکالا یہہ تمام انبیا انہی باپ آدم علیہ السلام
کی اوس خطا کے سبب سے جو اون سے درخت کھانے کی وجہہ سے سرزد ہوئی
تھی سب نعوذ باللہ جہنم مین پڑے تھے اور جب اونکے لاہوت نے ناسوت
سے ملکر آسمان کیطرف صعود کیا تو یہہ سب انبیا بھی اونکے ساتھہ آسمان پر
چڑھ گئے —
اس اعتقاد مین نہایت کفر اور حماقت اور فساد مذہبی ہے نعوذ باللہ مما
ابتلاہم —
اونسی کہا جائیگا کہ تمنے خدا اور اوسکے پیغمبر حضرت عیسیٰ پر افترا کیا اسکی
دلیل یہہ ہے کہ مرقس نے بارہوین فصل انتالیسوین ۳۹ باب مین لکھا ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے حواریون سے کہا کہ جان لو اور یقین کرلو کہ تمہارا باپ
یعنی تمہارا مالک جو آسمان پر ہے ایک اور یکتا ہے اُنکی افترا پر اس سے
زیادہ کونسی شہادت صاف ہوگی جو خود اونکی انجیلون مین حضرت عیسیٰ کی
طرف سے موجود ہے ان باتونکو سنکر وہ مبہوت رہ جاتی ہین —
اور عیسائیون کے فرقون کے مسائل بھی سرتاپا کفر اور افترا ہین اختصار
کے لحاظ سے مینے اونکا ذکر چھوڑ دیا وباللہ التوفیق —

تیسرا باب

عیسائیون کے اصول دین کے بے بنیادی کے بیان مین —

یہہ وہ اصول ہین کہ بجز جن لوگون کے کوئی اوسنے اعتراض نہین کرتا عیسائیو نکے
جم غفیر کا اُنپر اتفاق ہے اونکا رد انجیل کے صحیح اٰیتون سے بیان کیا جاتا ہے۔
جاننا چاہیئے خدا اُنپر رحمت کرے کہ عیسائی مذہب کے پانچ اصول ہین —

(۱) بپٹائزم (اصطباغ)

(۲) تثلیث پر ایمان لانا۔

(۳) یہہ اعتقاد کرنا کہ مریم کے شکم مین بیٹے کا اقنوم ملگیا۔

(۴) عبادتون پر ایمان لانا۔

(۵) سب گناہونکا پادری کے سامنے اقرار کرنا۔

(۱) بپٹائزم کرنیکا بیان جاننا چاہیئے کہ لوقا نے اپنی انجیل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جنت مین وہی داخل ہوگا جو شخص بپٹائزم ہوگا۔
جو شخص بپٹائزم نہو اوسکے لیئے ہمیشہ کیواسطے جہنم ہے —
اسلئے عیسائیونکا اعتقاد ہے کہ بغیر بپٹائزم ہوئے جنت مین داخل ہونا ممکن نہین اونسے کہا جائیگا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت اسحق اور حضرت یعقوب اور تمام انبیا علیہم السلام کے باب مین تم کیا کہتے ہو آیا وہ جنتی تھے یا نہین ضرور تمکو یہی کہنا پڑیگا کہ ہان جنتی تھے تو اونسے کہا جاویگا کہ بغیر بپٹائزم ہوئے وہ جنت مین کیسے داخل ہوئے —
عیسائی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ ختنہ کروانا بپٹائزم ہونے سے اونکے لیئے

کافی ہوگیا۔

اون سے پوچھنا چاہئیے کہ تمہارا حضرت آدم حضرت نوح اور حضرت آدم کی صلبی اولاد کی نسبت کیا قول ہے اونھون نے نہ ختنہ کرائے اور نہ کبھی بپتائزم ہوئے حالانکہ وہ تمہاری انجیلون اور تمہارے علماء کے اتفاق سے جنتی تھے اسکا اونکے پاس کوئی جواب نہین ہے۔

اس بپتائزم کرنے کے قاعدہ کو عیسائیون نے انجیلونمین گڑھ لیا ہے اور خدا و رسول پر بہتان بندی کی ہے۔ اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ ہر کلیسا مین سنگ مرمر کا حوض ہوا کرتا ہے۔ پادری اوسکو پانی سے بہرکر انجیل کی کچھہ آئتین پڑھتا ہے اور اوسمین بہت سا نمک اور کسیقدر روغن بلسان ڈالتا ہے۔ اگر بپتائزم لینے والا تیرہ برس سے کم عمر کا ہوتا ہے تو بعض معتبر عیسائی پادری کے ساتھہ جمع ہوتے ہین اور اپنا زعم مین اوسکے بپتائزم ہونے کی خدا کے حضور شہادت دیتے ہین اور حوض کے قریب جاکر پادری یہہ کلام کرتا ہے کہ جان لے کہ عیسائی ہونے کے لیئے یہہ اعتقاد لانا چاہیئے کہ بغیر بپتائزم ہوئے جنت مین جانا ممکن نہین ہے اور ہمارا پروردگار یسوع خدا کا بیٹا ہے مریم کے شکم مین صورت پکڑکر وہ انسان او رخدا ہوگیا اپنے باپ کے جوہر سے خدا ہوا اور ماکے جوہر سے انسان اوسکو سولی دی گئی اور بعد مرنے کے اپنے دفن ہونیکے تین روز بعد زندہ ہوگیا اور آسمان پر چڑہ کر اپنے باپکے داہنی جانب جلوس کیا قیامت کے روز لوگون کا وہ فیصلہ کریگا تو اون

باتون سے کہ جنپر کلیسا والی ایمان لایا کرتے ہین ایمان سے آیا بپٹایا تو اوس سب
سے ایمان سے آیا وہ عیسائی کہتا ہے ہان ایمان لایا تب وہ پادری وہین
حوض کا تہوڑا سا پانی لیکر اوسپر ڈالتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ باپ اور بیٹے
اور روح القدس کے نام پر مین تجھکو بپٹائیزم کرتا ہون پہر پانی کو روما نسے
پونچھکر لوٹ آتا ہے اور اس وقت وہ شخص دین عیسوی مین داخل ہو جاتا ہے —
اور بچون کو پیدایش سے آٹھوین روز بپٹائیزم کرتے ہین اونکے باپ کلیسا مین
اونکو لاکر پادری کے سامنے رکہدیتے ہین — پادری وہ پہلی ہی تقریر کرتا ہے اور
بچہ کے والدین ہان ہان سے پادری کو جواب دیتے رہتے ہین اسکے بعد بچہ کو اوٹھا
لاتے ہین اور وہ عیسائی ہو جاتا ہے —
معلوم ہونا چاہیئے کہ یہہ پانی جسکو کلیساؤن کی حوضون مین رکھتے ہین سالہا
سال تک نہین بگڑتا کچھ اوسمین بو نہین پیدا ہوتی — عوام عیسائی اس سے تعجب
کرتے ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ پادری اور کلیسا کی برکت ہے اور یہہ نہین جانتے
کہ نمک کی کثرت اور روغن بلسان کا کرشمہ ہے یہی پانی کو متعفن نہین ہونے دیتے
— پادری شب کیوقت اوسکو حوض مین ڈالتے ہین یا ایسے وقت کہ کوئی اوسکو
نہ دیکھہ سکے — پادریون کا گمراہ کرنے کے لیئے یہہ ایک حیلہ ہے —
زمانہ جاہلیت مین مدت تک مین اس دین مین رہا ہون اور بکثرت مین نے
عیسائیون کو بپٹائیزم کیا ہے —

خدا کا بڑا شکر ہے جسنے مجھکو سچائی او معرفت کیطرف ہدایت کی اور بطفیل سید الاولین و الآخرین علیہ و علی آلہ و صحبہ و ازواجہ صلواۃ الرحمن کے تاریکیون مین سے نور کیطرف نکالا۔

دوسرا قاعدہ تثلیث ہے اونکے نزدیک حضرت عیسی

جانا بغیر اسکے ممکن نہین ہے گمراہی اور کفر کے اماموں نے اسکی شہادت دی ہے اسپر اونکا ایمان ہے کہ خدا تین مین ہے اونکا ایک ہی۔ عیسی خدا کے بیٹے تھے اونکی دو طبیعتین تھین ناسوتی اور لاہوتی وہ دونون طبیعتین مخلوط ہو کر ایک ہوگئین لاہوت انسان نو پیدا مخلوق ہوگیا اور ناسوت خدا پروردگار غیر مخلوق ہوگیا وہ تین یہہ ہین اللہ۔ عیسی۔ مریم۔ انکے کفر مین کچھہ شبہہ نہین ہے جسکو عقل سلیم ہوگی وہ ان کے فاسد عقیدہ مین شبہہ نہین کرسکتا۔ جس پر یہی ہنستے ہین ان کے افترا لازم آتا ہے کہ حضرت عیسی کی ذات خدا کی ذات جیسی ہے اونکی صفتین بالکل خدا کی سی ہون اونکا علم و قدرت بھی خدا کی علم و قدرت کے ہم پلہ ہوا اور تمام ازلی صفتون مین حضرت عیسی کا خدا کی صفتون مین ساجھا ہو اور یہہ محض خلاف واقع ہے اسکی ناراستی خود اونکی کتاب سے اس طرح پر ثابت ہے کہ مرقس نے ۱۳۔ فصل ۳۲۔ ورس مین کہا ہے کہ حواریون نے حضرت عیسی سے اوس ساعت کا حال دریافت کیا کہ جسکا نام قیامت ہے تب حضرت عیسی نے اوسکے جواب مین کہا کہ اسدن کی تو اونکو بھی خبر نہین ہے جو آسمان پر ہیں

اوسکا علم صرف باپ ہی کو ہے اس مین حضرت عیسیٰ نے صریح اعتراف کیا کہ اونکا علم اندازۂ
کمال سے گھٹا ہوا تھا یہانتک کہ فرشتے بھی علمی درجات مین اون سے فایق تھے خدا
قیامت کے جاننے مین یگانہ ہے حضرت عیسیٰ اوسی چیز کو جانتے ہین جو کہ خدا نے اونہین
بتائی ۔ متا کی انجیل کے ۲۶ فصل مین ہے کہ یہودیون نے جب حضرت عیسیٰ کے
قتل کا منصوبہ کیا اوس رات مین حضرت عیسیٰ کو بہت ہی سراسیمگی اور نیز بے چینی رہی
تمام رات وہ غمزدہ رہے وہ کبھی خدا نہین ہوسکتا جسپر غمی اور بے چینی طاری ہو
اور نہ خدا کا بیٹا ہوسکتا ہے ۔ جسکی عقل مین راستی ہوگی اوسکی نظر مین کوئی
خیال اس سے زیادہ نہین ہوسکتا کہ حضرت عیسیٰ مین دو طبیعتین تھین ایک
لاہوتی اور دوسری ناسوتی اور دونون مل ملاکر ایک ہو گئین یہہ قول تو اس سے بھی
گیا گذرا قبیح ہی کہ یون کہا جاوے کہ آگ پانی ملکر ایک ہوگئے اور اندھیرا اور اوجالا
ایک حقیقت ہوگئی یہہ تو ایک دوسرے کی ضد ہین دو ضدین ملکر اگر ایک ہو سکین
تو اسکا بھی ایک ہوجانا ممکن تھا خدا تو تمام مخلوق کا پروردگار ہے اپنی ذات اور
تمام صفتون مین وہ سب سے الگ تھلگ ہے اپنی عظمت اور صولت کبریائی مین
ایسا یگانہ ہے کہ کسی چیز سے ہمرنگ نہین ہوسکتا عقل سلیم مین کیسے آسکتا ہے
کہ وہ کسی مخلوق کے ساتھہ ایسا متحد ہو کہ دوئی کا شبہ اوٹھ جائے خدا سے برحق
ایسے شریک پیدا کرنے والون سے بدتر ہے ۔ جب اونکا ناسوت نابود ہوگیا
تو لاہوت کہان گیا خصوصاً جب اونکا مقولہ ہے کہ وہ ایک دوسرے مین ایسے حل ہو گئے

دوئی جاتی رہے جب اونکو بدن پر پانی لگائے گئے اونکا سر کا ٹون سے باندھ
ایک لکڑی پر سولی دی گئی۔ بہالون سے زخمی کئے گئے حتی کہ چیخیں چیخ چیخ کر زان
ترسان مر گئے اوسوقت آن لوگوں کس حسب نے جدا کیا جا انکہ اونکا زعم ہے کہ پہلی
وقت لاہوت نے اون کو چھوڑ دیا تھا اور جہنم مین پہونچکر سب نبیون کو وہان
نکال لایا۔ ناسوت قبر مین دبا پڑا رہا لاہوت جب پانسے لوٹا اون کو قبر سے
نکالکر آسمان چڑھا لیگیا یہ سب دعوی محض لا یعنی ہین عجیب کتاب کفر سے
کہ حضرت عیسی کی دو طبیعتین تہین اور متحد ہو کر ایک ہوگئین انجیلوں میں بیان
جنسے اسکی شہادت مل سکتی ہے کہ سوائے انسانی طبیعت کے اون مین کوئی
نہ تہی دیکہو متی نے اپنی انجیل کے ۱۳ فصل ۵۷ آیت مین کیا کہا ہے کہ حضرت عیسی جب
اوس شہر کو چہوڑ کر چلے گئے کہ جس مین وہ پیدا ہوئے تہے تو لوگ سختی سے اونکی
پیش آئے تب وہ کہنے لگے کہ نبی صرف اپنے ہی شہر مین بے آب سمجھا جاتا ہے
معلوم ہوا کہ اوروں کی طرح حضرت عیسی بہی نبی تہے تمام نبیون کی ایک قسم کی طبیعت
اسکی تائید اوس مقولہ سے بہی ہوتی ہے جو کہ شمعون صفا رئیس الحواریین سے
سے اوسوقت کہا کہ جب وہ حضرت عیسی سے دار و گیر کرنے لگے کہ اے بنی اسرائیل
میری بات کو سنو کہ مسیح ایک شخص ہے جو خدا کیطرف سے تمہارے لئے
اوسکو خدا نے طاقت دی اور مدد کی بہت سے معجزے اوسکے ہاتھ پر خدا نے
جاری کروائی لیکن تمنے اوسکا انکار کیا کتاب قصص الحواریین کی دوسری فصل

درسمین ایسا ہی ہے ۔ عیسائیون سکے یہہ کتاب بہی انجیل کیطرح معتبر ہے
کون سے جز اس سے زیادہ درست ہوگئا اور کونسا شاہد شمعون سے
زیادہ عادل ملیگا جسکے ذکر سے عیسائی برکت لیتے ہین اور اوسکی کمال بیکی
اور بزرگی پر اعتقاد رکہتے ہین اوسنے اوسکے حق مین کیا کہا ہے یہی کہ وہ منجملہ اور
آدمیون سکے ایک آدمی تہے جیسیکہ اور بہت سے نبی ہوئے ہین کہ خدانے معجزات سے
اونکی تائید کی ہے ایسے ہی وہ بہی ایک نبی تہے اونہون نے اپنی بس سے
کچہہ نہین کیا جو کچہہ کیا خدا کی قدرت سے کیا ۔ بیشک اس حقانی اور روشن قول مین
اور اونکے کفر کے اندہیرمین بڑا تفاوت ہے ۔ یہہ کہنا کہ لاہوت ناسوت کے
رگ وپے مین ایسا سرایت کرگیا کہ وہ ایک کامل خدا بنگیا اس شرک سے بدتر کوئی
گناہ نہین ہے اے خدا کی پرستش کرنے والو ذرا سوچو تو سہی شیطان نے
تمہارے ساتہہ کیسا داؤ کیا ہے کفر کے اندہیرے کو اونکی بینائیون پر ایسا چہا دیا
کہ ایسی محال عقلی اور عادی پر یہہ ایمان لے آئے اور اوس شیطان اول کی تقلید کی
جسنے اس ناپاک عقیدہ کو اپنے لیئے خلط ملط کردیا (نعوذ باللہ من حالہم ومآلہم)
لوقا اپنی انجیل کے آخر مین کہتے ہین کہ جب حضرت عیسیٰ اپنی قبر سے اوٹہہ کہڑے ہوئے
تو اونسے اونکی دو شاگرد ملے جنمین سے ایک کا نام (قلیوفاس) اور دوسرے کا لوقا
تہا حضرت عیسیٰ نے اونسے پوچہا کہ تم ایسے غمگین کیون ہو اونہون نے کہا کہ شاید
تو شہر بیت المقدس مین کوئی غریب الوطن ہے تجکو اتنا بہی معلوم نہین کہ اندنون مین

مسیح پر کیا گیا گذرا جو کہ ایک شخص تہا جسکے افعال و اقوال خدا کی طرف سے سراپا پرے تہے اسمین بہی
اونکی شاگردون کی شہادت ہی کہ وہ ایک شخص راستباز تہے خدا کیطرف سے برگزیدہ
تہے نہ خدا نہ خدا کے بیٹے — بلاشک اون قولون سے بہی جو ان کافرون
کے زبان زد ہین —

تیسرا قاعدہ کہ بیٹے کا اقنوم مریم کی شکم مین حضرت عیسیٰ سے ملگیا اسکی وجہ عیسائیونکے
اعتقاد مین یہ ہی کہ خدا نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو اوس خطا کی سبب سے جو کہ درخت کہانے
مین ہوئی جہنم کے قابل سمجہا پہر خدا نے اونپر رحم کرکے اونکی نجات کی یہہ ترکیب نکالی اپنی
نجات دہندہ صفت کے بندون کی نجات چاہ کر کیا کہ اپنے بیٹے کو بہیجا اوسنے مریم کے شکم مین
عیسیٰ اوتار لیا — وہ ماں کے اثر سے انسان اور باپ کے اثر سے خدا ہوا پہر اوسکو قدرت دی کہ
مرنیکے بعد آدم اور اونکی اولاد کو دوزخ سے نکال لاوے اور شیطان کے پنجہ سے سبکو چہوڑا دے —
وہ قتل کرنے سے مارا گیا تین روز کے بعد زندہ ہوا اور جہنم مین اوترکر آدم اور اولاد آدم
کو نکال لایا — یہہ انکا عقیدہ ہے جس مین سراسر کفر بہرا ہوا ہے — اگر شیطان نے اونکو سکہایا
ہے ورنہ کوئی دلیل اور کوئی نقل کسی پیغمبر کے ایسے منقول نہین جس سے اس عقیدہ کا پتہ لگ سکے انبیا
اور رسول ایسی دینی باتون سے پاک ہین جو مضحکہ کے قابل ہین ایسی سوائیون سے اونکا دامن پاک ہے
جسکا انجام ہلاکی ہے یہہ بات کسی کی عقل مین آسکتی ہے کہ خدائے ازلی گوشت
اور خون کی صورت پکڑے یا اوسکی اولاد زمین یا آسمان مین ہو —
بہلا کہین اوسکی ہستی اور ازلی وجود کسی چیز مین محدود ہوسکتا ہے یا کسی مکان پر

قرار پا سکتا ہے وہ تو ایسا معبود ہے کہ کوئی اوسکا مانند اور ہمسر نہین ہو سکتا
کہان وہ اور کہان بیجان آدمیمین اوسکا حلول کرنا وہ تو ابدی زندہ ہے موت کا
اوسکی بارگاہ تک کہان گذر ہے کیا اوسکی ذات برتر اور مقدس مین اسکی گنجایش ہے
کہ وہ ایک عورت کے تنگ اسے شکم مین رہ سکے اوسکی بادشاہت آسمان
و زمین پر پہیلی ہوئی ہے ۔ انسے کوئی پوچہے تو سہی کہ تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ عیسی خدا ہے
جو شخص اسکا معتقد نہین اوسکو تم خواہ نخواہ یہی کہوگے کہ وہ بیشک عیسائی نہین ہے تو
اونسے کہنا چاہیئے کہ تمنے بڑی جرات کے اور ایک صریح بہتان اور محال کے قایل ہوئے
ایک انسان کو تمنے باوجود نوپیدا اور مخلوق ہونیکے ازلی خالق بنا دیا تم بتاؤ حضرت عیسی کے
بارہ مین منجملہ (۵) وجہون کے کون سی وجہہ قرار دیتے ہو ۔
۔ اول حضرت عیسی کو تم خدا کس معنی سے کہتے ہو ۔ بذاتہ تم اونکو خدا کہتے ہو ۔
یا خدا ازلی کا قرار گاہ ۔ اور دوسرے کے قایل خود حضرت عیسی ہوئے ہین یا نہین یا اونکے
یا اونکے شاگرد جنہون نے تمکو اونکے دین کی تعلیم دی ۔ تیسرے یہ ہے کہ تم اونکو خدا
اسلئے قرار دیتے ہو کہ خلاف عادت بہت امور اونسے سرزد ہوئے ۔ چوتہے
صورت یہہ ہے کہ تم خدا اونکو اسواسطے کہتے ہو کہ اونہون نے آسمان پر عروج کیا ۔
پانچوان احتمال یہہ ہے کہ اونکی پیدایش نئے ڈہنگ کی تہی بے باپ کے وہ پیدا ہوئے
اسلئے منصب خدائی کے مستحق ہوئے ۔ اگر اخیر وجہہ قرار دوگے تو حضرت آدم کی
پیدایش اور بہی تعجب انگیز ہے اونکی ماں بہی نہتہی اور فرشتون مین اور بہی عجوبگی ہے وہان

بادہ اور خمیر کی بہی ضرورت نہین حالانکہ فرشتون اور حضرت آدم کو خدا کوئی نہین
کہتا تمکو بہی اس سے اتفاق ہے اور اگر حضرت عیسیٰ اور اور دینمین کوئی فرق ہے تو ہمکو
بتاؤ ۔ اور اگر یہ کہو کہ حضرت عیسیٰ کو اونکی معجزات نے خدا بنایا ہے تو تمہارے علماء
خود جانتے ہین الیسع نبی نے ایک مردہ کو اپنی زندگی مین اور ایک کو اپنے مرنے کے
بعد زندہ کیا تہا اور پہر ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد ایسا تصرف کرنا بنسبت حالت
زندگی کے زیادہ حیرت خیز ہے ۔ الیاس نبی نے بہی ایک مردہ کو زندہ کیا تہا اور
ایک بڈہیا کے آٹے تیل کے لئے دعا مانگی ۷ برس تک جتنا آٹا اوسکی تہیلی مین اور
جتنا تیل اوسکے روغندان مین تہا وتنا کا وتنا ہی رہا ۔ اور خدا سے دعا کی تہی کہ ۷ برس
تک مینہ نہ برسے خدا نے اونکی دعا کو قبول کیا ۔ اگر تم کہو کہ حضرت عیسیٰ نے ۵
روٹیون سے ۵ ہزار آدمیون کو سیر کر دیا تہا تو حضرت موسیٰ کے دعا سے
بہی چالیس برس تک اونکی قوم کو مَنّ و سلویٰ ملتا رہا حالانکہ وہ لوگ چہہ لاکہہ
سے زیادہ تہے اور اگر حضرت عیسیٰ سمندر پر چلے اور اوسمین مین غرق نہوئے
تو دیکہو حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو دریا مین مارا اور وہ شگافتہ ہوگیا اور
اوسمین مختلف راستے ہوگئے اونہین مین سے اونکی قوم پار اوتر گئی ۔ فرعون نے معہ
لشکر کے اون کا تعاقب کیا اور دریا مین سب غرق ہوگئے اونہون نے ایک پتہر کو
شگافت دیکر بارہ چشمے ہر سبط یعنی خاندان کے لئے نکالدئے ۔ مصریون کے لئے
دس آیتین کیسی کیسی عجیب ظاہر کین ۔ اپنے عصا کو ہاتہہ مین سے پہینکدیا وہ یکبارگی

ایک مہیب اژدہا بنکر ساحرون کے تمام رسیون کو نگل گیا ـ اون کے پانیون کو
ایسا گندہ اور بدبودار کردیا کہ کوئی ذیحیات اوس مین زندہ نرہ سکا ـ مینڈک
اس کثرت سے اون مین پہیلائے کہ تمام مکانات اون سے بہرگئے ـ جو دل
کے لشکر اون کے بدن مین پہیلادئے ـ طرح طرح کے مچہر اونمین پہیل گئے ـ
تمام چہارپائے اونکے نابود ہوگئے ـ اون کی تمام بدن زخمون سے سڑگئی ـ
سردی نے اونکو ایسے اذیت دی کہ درخت تک خشک ہوگئے ـ ٹڈیون کے دل
کے دل تمام ملک مین بہرگئے ـ تاریکی نے ۳ دن ۳ رات تک کیسا اونکو گہیرا ـ
اگر یون کہو کہ آسمان پر عروج کرنے سے اون کو یہہ عروج ہوا تو حضرت الیاس اور
حضرت ادریس کو بہی خدا کہنا پڑیگا تم سب کہتے ہو کہ اونہون نے بہی آسمان پر عروج
کیا ـ یہہ توریت مین بالتصریح مذکور ہے اور تمہارے تمام علما کا اسپر اتفاق ہے کہ ـ
(الوشا انجیلی) نے بہی آسمان پر عروج کیا ہے ـ اگر یہہ کہو کہ حضرت عیسیٰ نے خود
دعوی الوہیت کا کیا ہے اسلئے ہم اونکو خدا کہتے ہین تو یہہ صریح تمہارا جہوٹ ہے خود تمنے
اسکی بندش کی ہے دیکہو جو انجیلین تمہارے پاس موجود ہین اون مین کیا لکہا ہے
کہ سولی کیوقت حضرت عیسیٰ نے کہا او میرے خدا او میرے خدا تو نے کیون مجہکو
خوار کیا اور اس سے پہلے ہم ایک آیت انجیل کے ذکر کر چکے ہین جسمین حضرت عیسیٰ نے
کہا ہے کہ خدا نے مجہکو تمہارے پاس بہیجا ہے اسمین نبی اور آدمی ہونے کا خود اقرار
ہے اور اسکے علاوہ بہت سی آیتین ہین یہہ تمہارا کہنا کہ اونکو سولی ملی اور چلا کر یا الہی

یا الہی لکھا کیسی یہ سچی انجیل کی بات نہین ہے موجودہ انجیلون مین یہہ اونکی گرفت ہے
یہہ بہی مقام بحث مین ہمنے ان چیزون کو صرف اسواسطے ذکر کیا ہے کہ تمہارے
خلاف گوئیان خود تمہاری ساختہ پرداختہ چیزون سے معلوم ہوجائین اور اہل
عقل کی بصیرتون پر تمہاری رسوائی عیان ہوجائے چوتہا قاعدہ عبادت کی
بجا آوری - اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ عیسائیون کا یہہ اعتقاد ہے کہ پادری جب
روٹی پر بعضی کلمے پڑہ کر پہونکتا ہے تو فوراً وہ روٹی حضرت عیسیٰ کا بدن بنجاتی ہے
ایسی ہی جب شراب کے پیالہ پر کچہہ پڑہتا ہے تو وہ حضرت کا خون ہوجاتا ہے ان کے ہان قاعدہ
مقرر ہے کہ کلیسا مین ایک جلیل القدر پادری ہوا کرتا ہے وہی اوسکا کارپرداز رہتا ہے
روزانہ ہر کلیسا کا پادری ایک روٹی اور ایک شیشہ شراب کا لاتا ہے اور نماز کے
وقت اوسپر کچہہ پڑہتا ہے عیسائی یہہ اعتقاد کرتے ہین کہ وہ روٹی بعینہ عیسیٰ کا گوشت
اور شراب ہوبہو اونکا خون بنگئی - متی کے قول سے اونہون نے اسکو نکالا ہے
متی نے اپنی انجیل کی ۲۶ فصل ۲۶ آیت مین کہا ہے کہ عیسیٰ نے اپنی وفات سے
ایک روز پیشتر سب حواریون کو جمع کیا اور ایک روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور ہر ایک
آدمی کو ایک ایک ٹکڑا تقسیم کرکے کہا لو اسی کہا وہ یہہ میرا بدن ہے پہر ایک شراب کا
پیالہ دیکر کہا اسکو نوش کرو یہہ میرا خون ہے یہہ تو متی کی تقریر ہے اور یوحنا جو ہر وقت
تا دم مرگ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر باش تہا اوس نے اس روٹی اور شراب کی
کیفیت کچہہ بیان نہین کی - اس سے ایک اختلاف مستنبط ہوتا ہے اور متی کا ایک خلاف

واقع اور دور از قیاس امر کا نقل کر دینا معلوم ہوتا ہے۔ عیسائیوں کا یہہ اعتقاد ہے
کہ پادری کے روٹی کا ہر ہر جز بعینہ حضرت عیسیٰ کا بدن ہے معہ تمام اونکے بدن کے جتنا اونکا
طول تھا اوتنا ہی اوسکا طول ہے اور علی ہذا عرض عمق اگر روٹی کے ٹکڑے لاکھو ان
کر لیے جائین تاہم وہ بعینہ عیسیٰ ہونگے۔ اب اون سے کوئی پوچھے کہ فرض کرو حضرت
عیسیٰ کے بدن کا طول مثلاً دس بالشت ہوگا اور عرض دو بالشت اور عمق ایک
بالشت اور جس روٹی پر حضرت کچھہ پڑھتے ہین وہ تین بالشت سے زیادہ نہین
ہوسکتی تو کیسے سمجھہ مین آسکتا ہے کہ اتنی مقدار ایک تین بالشت مین آجاوے اسکا
جواب پیش کیا جاتا ہے تو یہہ کہ آئینہ ایک چھوٹی مقدار کی چیز ہے حالانکہ اوسکے
مقابل کرنے سے آدمی بڑے بڑی مقدار کے مکانون کو دیکھہ لیتا ہے جو ہزار دن
درجہ اوس سے زیادہ ہوتے ہین اور یہہ نہین خیال کرتے کہ آئینہ مین صرف اونکا عکس ہی
عکس نظر آتا ہے وہ چیز جو اوس مین نظر نہین آتی اور روٹی مین تم قایل ہو کہ حضرت
عیسیٰ کا جوہر عرض سب ہوتا ہے عقلاً یہہ بالکل محال ہے۔
اور تم اس پر متفق ہو کہ حضرت عیسیٰ نے آسمان پر عروج کیا اور وہ خدا کے داہنی
طرف بیٹھے ہوئے ہین پہر اون کے بدن کو روٹی مین کیسے اوتار لیا۔ اور نیز
حضرت عیسیٰ ایک شخص تہے اور تمہارا اعتقاد ہے کہ روٹی کے ہر ہر جز مین اونکا
سارا بدن ہے اور اگر ایک لاکہہ اوسکے حصے کئے جائین تو بہی ہر ہر جز مین اون کا بدن
ہوگا تو اب ہی تک حضرت عیسیٰ ایک لاکہہ ہوئے پہر جا بجا کی روٹیان جمع کرو تب تو حضرت عیسیٰ

اس کثرت سے ہو جاوینگے کہ اونکی انتہا نہ نکلیگی ـ بیشک ایسے ایسے اعتقادون سے
ان لوگون نے خوب حکمت ہنسائی کروائی شیاطین نے خوب ہی انسے مسخراپن کیا ـ
روٹی کی موجب تقرب الہی ہونے کی کیفیت انکی یہان یہہ ہے کہ پادری اپنے خادم
سے کہتا ہے کہ ایک روٹی صاف میدہ کی پکا لا اوس روٹی کو مع ایک شیشہ شراب کے
پادری کلیسا مین لاتا ہے اور حکم کرتا ہے کہ گھنٹی بجے جب نماز کے لئے عیسائی
جمع ہوتے ہین اور صف بصف کلیسا مین کھڑے ہوتے ہین تو تھوڑی سی
شراب لیکر ایک چاندی کے گلاس مین ڈالتا ہے اور ایک پاکیزہ رومال مین اوس
روٹی کو لپیٹ کر صفون کے سامنے آتا ہے مشرق کیطرف اپنا منہہ کرتا ہے اور
روٹی کو ہاتہہ مین لیکر وہ آیتین پڑہتا ہے جنکو حضرت عیسی نے اوس شب مین پڑہا تہا
کہ جسمین یہودیون نے اونکو گرفتار کیا اونہون نے بہی روٹی اپنے ہاتہہ مین لی
تہی اور خدا کی بڑائی بیان کرنے کے بعد اپنی آنکھون کو آسمان کیطرف اوٹھایا
اوسکے ٹکڑے کرکر ایک ایک ٹکڑا حواریون کو کہلایا اور ان سے کہا کہ اسکو کھاؤ
یہہ میرا بدن ہے ـ پادری اس کلام کو پورا کرکر اوس روٹی کو سجدہ کرتا ہے
اور اوسوقت اوسکو یقین ہوتا ہے کہ یہہ حضرت عیسی ہی کا بدن ہے او عیسی خدا کے
بیٹے ہین ـ پادری سجدہ مین روٹی سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ تو عیسی ہی آسمانون اور زمین کا
خدا رحم مریم مین تو نے اوتار لیا تو خدا کا بیٹا ہے سب سے پہلے تیری پیدائش ہوئی تو ہمکو
شیطانون کے پنجہ سے خلاصی دے تو اپنے باپ کے دہنی طرف آسمان پہ بیٹھا ہے

ہم تجھسے دعا کرتے ہین کہ ہماری اور اپنی تمام اُمت کی مغفرت کر جسکو تونے اپنے خون سے نجات دی اور ایسی ہی ایسی باتین کرتا رہتا ہے اوسکے بعد روٹی کو عیسائیونکی صفون کے سامنے پیش کرتا ہے وہ سب اوسیوقت سجدہ مین گر جاتے ہین پھر ایک شیشہ شراب کا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مسیح ہمارا معبود ہے مرنے سے پیشتر اوس نے شراب کا پیالہ حواریون کو دیکر کہا کہ اسکو پیو یہہ میرا خون ہے پھر وہ پادری اوس پیالہ کو سجدہ کرتا ہے اور عیسائیون کو دکہاتا ہے وے بھی اوسکو سجدہ کرتے ہین پھر وہ اوس روٹی کو کہا لیتا ہے اور اوس شراب کو نوش جان کر لیتا ہے اور کسیقدر انجیل پڑہکر دعا مانگتا ہے عیسائی اسکے بعد متفرق ہو جاتے ہین یہہ انکی نماز ہے اور یہہ ان کی پوجا تیری خدا ایسی رسوائیون سے پناہ مین رکہے۔ پانچوان قاعدہ پادری کے سامنے اپنے گناہونکا اقرار کرنا ہے اسکی کیفیت یہہ ہے کہ عیسائیونکا اعتقاد ہے کہ جنت مین داخل ہونا اسپر موقوف ہے کہ اپنے گناہون کا اقرار پادری کے سامنے کیا جاوے اگر کوئی کوئی تک بہی پادری سے چھپا رہا تو سب اقرار نے کا نہین اسلئے وہ ہر سال نو روز کے دنوںمین کلیسا مین جمع ہوتے ہین اور سب گناہون کا اوس پادری کے سامنے اعتراف کرتے ہین جو اوس کلیسا کا پرداز ہوتا ہے بجز اسکے اور کبہی اقرار نہین کرتے مگر اوسوقت کہ کوئی بیمار پڑے اور زیست سے ناامید ہو اوسوقت بھی پادری کو خبر کرتے ہین وہ آتا ہے اور گناہون کا اقرار اپنے سامنے کرواتا ہے وہ پادری اوسکے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اونکا اعتقاد ہے کہ جس گناہ کو پادری

معاف کریگا وہ خدا کے یہان سے معاف ہوگیا اسلیئے پوپ جو کہ روما مین بودوباش
رکھتا ہے اور ان کے زعم کے موافق - وہ دنیا مین حضرت عیسی کا جانشین ہے
جسکو چاہتا ہے گناہون سے بری کردیتا ہے اور دوزخ سے چھوڑا کر جنت کی
پروانگی دیدیتا ہے بہت مالون کو ان حرکتون سے ہضم کر جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ
بھی کرتے ہین جو عیسائیون کی ملکون مین اسکے نایب ہین وہ بھی ایسی ہی اوسکو نجات
دیدیتے ہین اور جنت کا رستہ بتا دیتے ہین جسکو برأت نامہ لکھدیا جاتا ہے اوسکے
ایک بڑی رقم وصول کی جاتی ہے اوس برأت نامہ کو یہہ لوگ چھپائے رکھتے ہین
یہانتک کہ جب وہ رخت زندگی کو دنیا سے نقل کرتے ہین تو برأت نامہ کفن مین رکھدیا جاتا ہے
اون کو یقین کامل ہوتا ہے کہ یہہ شخص اسکی برکت سے بہشت مین پہونچ جاویگا پادریون کے
پاس عیسائیون کے مال ہضم کرنیکے بہت سے داؤ ہین ایک چٹکلہ یہہ بھی ہے
ان سے کوئی کہے کہ یہہ نسخہ آپنے کہان سے اوڑایا حضرت عیسی نے کبھی تمکو
اسکی اجازت نہین دی اور اون کے شاگردون نے کبھی گناہون کا اقرار حضرت
عیسی کے روبرو نہین کیا حالانکہ وہ بنسبت پادریون کے اسکے زیادہ مستحق تھے
- اور پادریون مین کونسا طرہ لگا ہوا ہے اورونکی طرح وہ بھی آدمی ہین - بلکہ اکثر پادری
بنسبت اورون کے زیادہ پاپی ہوتے ہین البتہ یہہ وصف اونمین بانسبت
زیادہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی رائے سے اورونکو کفر کے اندھیرون کی طرف
کھینچتے ہین اور گمراہ کرنے کے ہتھکنڈے اونکو اچھے آتے ہین اونکو گناہ کے معافی سے کیا علاقہ..

لیکن تم لوگ سب کے سب کور ہو اور تمہارے پادری مادرزاد کور ہین اور جب
دو اندہے ملجاتے ہین تو ضرور کسی نہ کسی جوکہم مین پڑجاتے ہین ایسے ہی تم بہی
اونکے ساتہہ ساتہہ جہنم کے مزے چکہوگے جوکہ ہمیشہ کے لیئے تمہارا ملجا اور
ماوا ہوگا جب تم صریح کفر و شرک مین گرفتار ہو تو اسکے ہی مصداق ہو جیسا
حضرت احدیت نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا کہ انّ اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ
جب ازلی صداقت نے اسکی گواہی دی ہے تو تمہاری مغفرت ناممکن ہے اور تمہارے
پادریون کے اور بہی خیر نہین اسلیئے کہ وہ شیطانون کے زیادہ یار باش ہین
اور شیطانون کے لشکر ان کو اون سے زیادہ مدد ملتی ہے ۔

لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ۔

باب چہارم

عیسائیون کے مذہبی عقاید کے بیان مین

یہہ وہ عقاید ہین جنکو باستثناء بعض کے تمام عیسائی مانتے ہین اور اون مین کوئی عقیدہ
کفر او رمحال سے خالی نہین ۔ قدیمی بزرگوارون مین سے ایک حضرت نے جنکا
نام شمعون صفا تہا شہر روم کے رہنے والون کے لیئے اونکی بندش کی ہے اور یون
تصریح کی ہے کہ ہم خدا ئے یکتا پر ایمان لاتے ہین جو کہ باپ ہے اور ہر چیز کا مالک
ہے اور جو چیزین نظر آتی ہین اونکو بہی اوسنے پیدا کیا اور جو نظر نہین آتین اونکو بہی اور پروردگار
یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہین جو خدائے یکتا کا بیٹا ہے ۔ تمام جہان سے پہلے اپنے باپ سے

متولد ہوا وہ مصنوع نہین ہے باپکے جوہر کے سبب سے وہ معبود حق ہوا تمام جہان
اوسی سے ستواری ہوئی۔ سب چیزون کا وہ پروردگار ہے ہم لوگون کے
لئے اور ہماری نجات کے لئے آسمان سے اوسنے نزول کیا اور بواسطہ روح القدس
کے اوس نے اوتار لیا اور انسان ہوگیا مریم اوس سے حاملہ ہوئین اون کے
رحم سے وہ پیدا ہوا اور درد دکہہ سہتا رہا۔ بادشاہ پلاطوس کے عہد مین
اوسکو سولی لگی پہر دفن ہوا اور تیسرے روز (جیسے انبیا لکہہ گئے تہے) جی اوٹہا
(اس مشرک نے نبیون پر افترا کیا اون کے ہرگز یہہ شان نہ تہی کہ ایسے ایسے محال کے
قایل ہوتے) پہر آسمان پر چڑہ گیا اور باپکے داہنی ہاتہہ جا بیٹہا پہر دوبارہ
مردون زندون مین فیصلہ کرنے کے لئے آویگا۔ اور روح القدس پر ہم ایمان
لاتے ہین جو کہ باپ اور بیٹے سے پیدا ہوا انبیا ہی کہتے چلے آئے ہین۔ اور تعظیس
گناہون کا معاف ہوجاتا ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہین کہ ہمارے بدن پہر اوٹہہ
کہڑے ہونگے اور ابد الآباد تک زندہ رہینگے یہہ اقوال باہمد گر متخالف ہین
پہلے تو کہا کہ ہم خدائے یکتا پر ایمان لاتے ہین اور پہر اوسکے قریب ہی کہا
کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہین اور باپکے جوہر سے معبود ہین یہہ نہایت کفر
اور شرک کی بات ہی اور وحدانیت کے خلاف ہے وہ بیشک یکتا اور
یگانہ ہے کوئی اوسکا ہمرتبہ نہین ہوسکتا ایسے کفر بات اوسکی شان سے
— اور ایک جگہ کہا کہ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے خواہ نظر آوے یا نہ

عیسی مسیح بہی اصل ہوئے اسلئے کہ وہ یا اون چیزون مین سے ہین جو کہ نظر آتی ہین
یا اون چیزون مین سے جو کہ نظر نہین آتین پہر آگے چلکر کہا کہ مسیح ہر چیز کے پیدا
کرنیوالے ہین اون کو کسی نے پیدا نہین کیا یہہ بالکل خلاف ہے اور کہا جہانکین
باپ کے ذریعہ سے سب سے پہلے وہ پیدا ہوا اور تمام مخلوقات مین وہ سب سے اول تہی
بتائے کہ اور چیزین کب پیدا ہوئین اونکی پیدایش سے پہلے جبکہ وہ نابود تہے یا بعد
پیدایش کے جب وہ شیرخوار تہے اور اونسے پہلے زمین آسمان کا بندوبست کون
کرتا تہا اس کافر کے زعم مین اونہون نے سب چیزون کو پیدا کیا تو وہ مخلوقات مین
بکر یعنی سب سے اول کیونکر ہوئے بکر تو اوسکو کہتے ہین جو کہ مخلوقات مین سب سے پہلے موجود
ہوا ہو عیسائیون کی شریعت ایسی ہے ایسے تخم و بیج پر مبنی ہے اون سب کا اتفاق ہے
کہ مسیح ازلی ہے اور خالق قدیم پہر حمل کے بعد مریم کے شکم سے کیونکر پیدا ہوئے ان
خرافاتون کے سبب خدا نے اون کو اس قابل کر دیا ہے کہ دانشمند اور شناسا لوگ اون
سنیین اور شیطانون کی آنکہین ٹہنڈی ہون اس شخص کی بات تو دیکہو کہتا ہے
کہ وہ باپ کے جوہر سے معبود برحق ہوئے اور کہتا ہے کہ آسمان سے اوترکر شکم
مریم مین اوتار لیا اسمین صریحاً یہہ بات ہے کہ مسیح پہلے آسمان مین ایک جوہر تہے پہر
اوترکر مریم کے شکم مین اوتار لیا جوہرون کا صورت پکڑنا کوئی تعجب کی بات
نہین تعجب یہہ ہے کہ جو جوہر اور جسم نہو سکے وہ کیسے جسم پکڑ سکتا ہے خدا تمام جوہرون
اور عرضون کا پروردگار ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اوسکے لئے کوئی جوہر ہو

کہ جس سے مسیح پیدا ہوں یا اوسکے جسم ہون کہ کوئی حصہ اون مین کا مریم کے شکم مین ا
جہان خون پیشاب براز وغیرہ نجاستین گڈمڈ ہین رہ سکے ان کو خدا پر کتنی بڑی
جرأت ہے اور خدا ہی کتنا بڑا حلیم وکریم ہے اوسکا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے
مجھکو ان مہلکون سے نجات دے۔ ان کتابون مین ایسی تصریحات بکثرت ہین جن سے
انکے عقیدہ کا بے اصل ہونا معلوم ہوتا ہے اور جو امور حضرت عیسیٰ کی طرف یہہ
منسوب کرتے ہین اونکی تکذیب اون کی ہی کتابون سے ہوتی ہے۔ لوقا نے
قصص الحواریین کی چوتھی فصل ۲۴ درس مین کہا ہے کہ خدا نے تمام جہان کو مع
اون چیزون کے جو کہ اون مین ہین پیدا کیا وہی زمین آسمانون کا پروردگار ہے
اور ان ہیکلون مین نہین رہتا جو کہ ہاتھون سے بنائے جاتے ہین اوسکو کسی کی
حاجت نہین اوسی نے لوگونکو ہیکلین اور جانین عطا کین ہین اور سب نعمتین کیا ہماری
زندگی کیا ہمارا وجود سب اوسی کا دیا ہوا ہے۔ تقریر لوقا کی ایسی ہے کہ اسکی
لیے خدا کی کتابین نازل ہوئین اور سب نبیون کا یہی ارشاد تہا اس سے معلوم ہو گیا
کہ عیسائیون کا مذہب اسر کفر ہے نہ وہ کسی کتاب سے اخذ کیا گیا اور نہ کسی نبی
اونہون نے جہوٹے دعوون اور بے بنیاد خواہشون کی پیروی کی ان کے منکر
جو گناہون مین ڈوبے ہوئے تہے اونکی یہہ گڑہت ہے اون سے جب یہہ کہا جاتا ہے
کہ یہہ عقاید جنپر تم سب نے اتفاق کیا ہے اگر کسی کتاب سے ماخوذ نہین ہین اور نہ کسی
نبی سے تو اب حق تو ہو نہین سکتی تو یا محض باطل ہین یا حق اور باطل سے آمیختہ

بر تقدیر ثانی ہے باطل ہیئے ٹھہرینگی خدا کا دین حق و باطل سے ملکر نہیں ہو سکتا پھر
کس طرح کہو سکے کہ مسیح مخلوق ہین اور پیدا شدہ اور خدا اونکا خالق ہے اور پھر وہ
خدا بھی ہین اور خود ہی خالق تو ایک ہی چیز خالق بھی ہوئے اور مخلوق بھی یہہ صریح
تناقص ہے اور یہہ کہنا کہ مسیح خدائی میں شامل ہین اور اسی سے تثلیث معلوم ہوتی ہے
اور پھر تو فرمایئے کہ وہ چیز کون سی ہے جسنے ایک کو باپ بنایا دوسری کو بیٹا
اور کسیکو روح معاذ الله خدا سے ہم کمال معافی چاہتے ہین اون کے حال
اور مال سے فقط

باب پنجم

اس باب مین اسکا تذکرہ ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا نہ تھے

بلکہ وہ ایک انسان تھے جنکو خدا نے پیدا کیا اور کمال پیغمبری اونکو عطا کی جاننا
چاہیے کہ پہلے جو ہمنے عیسائیونکا عقیدہ اور کفر لکھا ہے کہ حضرت مسیح خدا اور خدا کے
بیٹے تھے اور اوہون نے سب چیزون کو پیدا کیا نعوذ بالله اس عقیدہ کے بیخ کنی
اوس چار حواریون کے اقوال سے ہوتی ہے جو کاتب اناجیل ہین ۔
(۱) متا نے اپنی انجیل کے پہلے فصل مین حضرت عیسیٰ کا نسب یون بیان کیا ہے
(ابن داود ابن ابراہیم) اسمین اقرار ہے کہ حضرت عیسیٰ داؤد کی نسل سے ہین
اور یہود ابن یعقوب ابن اسحاق کے خاندان سے بلا شک جو آدمیون کے سلسلہ
نسل مین شمار کیا جاویگا وہ آدمی ہی ہوگا خدا کی ذات تو ازلی ہے نہ اوسکے

اولاد ہو سکتی ہے اور نہ وہ دوسرے کی اولاد ہو سکتا ہے کوئی کسی امر میں اوسکی ہمسری نہین کر سکتا ہے اوسکے سوا جتنے ہین سب حدوث سے وابستہ ہین —

(۲) متا نے اپنی انجیل کی ۱۹ فصل مین کہا کہ ایک شخص نے مسیح سے خطاب کر کے کہا (اے خیر) مسیح نے کہا تو مجھے خیر کیون کہتا ہے خیر تو خدا تعالےٰ کا نام ہے۔ یہہ کلمہ اونکی کمال خاکساری کی دلیل ہے وہ اپنے خالق کی حضور مین کیسی ادب سے پیش آتے تھے ان سے کب ہو سکتا تھا کہ اپنے آپکو خدا کی الوہیت مین شریک کرتے —

(۳) یوحنا نے ۱۷ فصل مین اپنی انجیل کے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے آسمان کیطرف آنکھ اوٹھا کر کمال عجز و نیاز سے کہا لوگونکا یہہ فرض ہے کہ تجھکو اپنا یگانہ خدا و یکتا پروردگار یقین کرین بیشک تو ہی مجھکو مرسل کیا ہے اسمین اونکا اعتراف ہے کہ وہ ایک امر اہم ضروری توحید کے لئے مرسل ہوئے خالقیت مین کوئی اوسکا شریک نہین —

حضرت عیسیٰ اور تمام نبی اسی خدمت کے انجام دینے کو آئے تھے اور اگر کوئی عیسائی یہہ شبہ کرے کہ ہر چند یہان حضرت عیسیٰ نے اپنے پیغمبر ہونے کا اقرار کیا ہے لیکن اور جگہ اپنے لئے خالق ازلی ہونیکا دعویٰ کیا ہے ہم اوسکا جواب دینگے کہ یہہ محض افترا ہے حضرت عیسیٰ ایسی تہمتون اور اسی قسم کی افترا پردازیون سے پاک ہین

کیا تم اندھے ہو جو ان دونون انہون کے باہمی تناقص کو نہین دیکھہ سکتے جب
اونہون نے اپنے آدمی اور پیغمبر ہونیکا ایک جگہ اقرار کر دیا جو کہ بثبات ذہنی اور
صحیح ہے تو اب کیونکر ممکن ہے کہ اونہون نے خالق ازلی ہونیکا دعوی باطل اور محال
اپنے لئے تجویز کیا ہو اگلی کافرون نے اسکو گانٹھا اور سب فرقون نے
با وجودیکہ اوسمین صریح کفر اور تناقص تہا اسکو قبول کر لیا۔

(۴) متی نے جو تہی فصل مین کہا ہے کہ شیطان نے مسیح کو سجدہ کرنے کے
لئے بلایا اور تمام دنیا کے ملک اور رنگ دے کہا کر کہا اگر تو مجہکو سجدہ کرلے
تو یہ سب کچہہ تیری نذر ہے تب حضرت مسیح نے اوسکے جواب مین کہا کہ ہر شخص کے
ذمہ پر قرار پا چکا کہ سوا خدا کے کسیکی عبادت نکرے اور اوسکے سوا کسیکو سامنے
سجدہ نکرے ۔ اس سے یہی معلوم ہوا کہ دعوی الوہیت سے آپ کا دامن پاک تہا
اگر معاذ اللہ آپ خدا ہوتے تو شیطان کی کیا مجال تہی ایسی بیباکی اور جرأت سے
پیش آتا۔ اسطرح اوسکو جواب دینے مین صریح اعتراف ہے کہ سوا حضرت
جلالت کے کسی مین الہیت نہین کہ اوسکو سجدہ کیا جاوے ۔ اس قسم کی
تقریر ہم صرف الزاما کرتے ہین ورنہ حضرت انبیا جنکی تزکیہ کی یہ شان ہے کہ باطنی وسوسون سے
بہی انکے دل پاک ہوتے ہین حضرت عیسی اور تمام شیطانی وسوسون سے دور تہے
بہہ کہان احتمال ہے کہ صریح کفر اور عبادت بغیر اللہ کے اونکو تحریک کیجائے یہ
جس مین جو کہ کاتبین انجیل کی غلطی سے پیش آئی اس قسم کے دعوون کا نتیجہ ہے

جو کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ کے حق مین تجویز کیے —

(۵) یوحنا نے اپنی انجیل کے فصل ۲۰ — ۱۷ تک کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایکبار حواریون سے کہا کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاتا ہون — اوس زمانہ کے اصطلاح کے موافق باپ کے معنی مالک کے ہین اور اگر عیسائی یہ کہین کہ یہان باپ کے معنی حقیقی ہین تو اون کو ضرور ہوگا کہ (تمہارے باپ) کے معنی بھی حقیقی ہون تو حضرت عیسیٰ کی کیا تخصیص ہے خدا سب کا حقیقی باپ ٹھہرتا ہے (تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا) اور اوسکے آگے (اپنے خدا اور تمہارے خدا) مین ایسی تصریح موجود ہے کہ اوسمین کوئی شائبہ شک کا باقی نہین رہا اسکے بعد کوئی دعوی الوہیت کا اپنے نفس کے لیے نہین رکھا —

(۶) متی کے دسوین فصل کے چالیسوین درس مین اپنے انجیل کے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے حواریون سے کہا کہ جسنے تمکو مانا اور پناہ دی اوسنے مجھکو بھی مانا اور پناہ دی اور جسنے مجھکو قبول کیا پس بیشک اوسنے قبول کیا کہ جسنے مجھکو رسول کیا —

(۷) یوحنا نے پانچوین دسوین فصل کے ۳۰ درس مین اپنی انجیل کے لکھا ہے کہ مسیح نے کہا مین اسلیے نہین آیا کہ کوئی کام اپنی تحریک طبیعت سے کرون بلکہ مین جو کچھ کرتا ہون اوسیکے ارادہ سے کرتا ہون جسنے مجھکو بھیجا ہے —

(۸) مرقس نے اپنی انجیل کے ۱۵ درس مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اوس وقت
کہ ان کے زعم کے موافق صلیب پر چڑھے ہوئے تھے یہ کہا کہ اے خدا
اے خدا تو نے مجھکو کیون رسوا کیا اور یہی دنیا مین حضرت عیسیٰ کا اخیر کلمہ تھا
— نعوذ باللہ کہین اونکو خدا رسوا کر سکتا ہے غیرت الٰہی کا ہرگز یہ مقتضا
نہین ہے کہ یہودیون کو اون کے سولی دینے کی طاقت دے ۔۔ ہمنے
ایسی تحقیقین نصاری کے سامنے اسواسطے پیش کین ہین کہ وہ انجیلون کو مانتے ہین اور
تصدیق کرتے ہین حالانکہ اونمین صراحتہً یہہ امر مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ نے
یا الٰہی یا الٰہی پکارکر اسکا اقرار کیا کہ خدا سبحانہ کی یہہ شان ہے کہ اوسکا نام
پاک تقدیسونکے مجمد ہارون مین پکارا جاتا ہے اور خدا کے دعوون سے کیسا
اپنے آپکو کنارے پر رکھا ہے ۔ اس سے عیسائیون کے عقیدہ کی ایسی بے اصلی
معلوم ہوئی کہ کوئی موقع مفر کا اون کو نہین مل سکتا ہے لیکن گونگون بہرون
اندہون کیطرح ابتک محض لایعقل ہین —
(۹) لوقا نے اپنی انجیل کے آخر مین کہا ہے کہ مسیح اپنے قبر سے اوٹھکر ایک
ایسی وقت حواریون کے پاس آئے کہ وہ سبکے سب گھر مین یکجا تھے اونہون نے
اپنے دروازہ کو بند کرلیا تہا جب حضرت عیسیٰ اونکے سامنے آئے تو سب
دہشت زدہ ہوگئے اور سمجھے کہ یہہ کسی جن یا فرشتہ کی روح ہے مسیح نے
جب یہہ معلوم کیا تو کہا اے لوگو جو روحین کہ ۔۔ روحانی ہوتی ہین اون مین گوشت

اور ہاڑی نہین ہوتا جیسے کہ تم ہمارے بدن مین پاتے ہو۔ ایمین اقرار ہے گوشت ہڈی اور حیوانی مادہ سے وہ ترکیب دی گئی تہی خدا ہونے سے برائت ظاہر کے۔ اور یہہ عبارت بہی عبارت صدر کی مانند ہے اسلئے کہ تمہارے قول کہ یون ہو اور یون ہوا اور دفن ہوکر قبر سے اوٹہہ کہڑے ہوئے یہہ سب کچہہ عیسائیون قدیم کا فساد لو یا ہوا ہے اونہین کے یہہ دعوی سراسر باطل ہین ۔ گمراہی کی زنجیرون سے جکڑے ہوئے ۔ ہمنے اونکی حجتون کو غبار کی طرح نابود کردیا۔ خدا یا خدا کے بیٹے نہین ہوسکتے حاشا وکلا ۔ رب العزت کے سوا کسیکو یارا پرستش کروانیکا نہین ہے ۔ جسنے یہہ کہا کہ آپ خدا کے پروردہ ہیے طولاً عرضاً بڑہتے رہے جب نشوونما اونکا پورا ہوگیا تو خدا نے پیغمبری کا منصب اون کو عطا کیا تو اوسنے مسیح اور شاگردان مسیح کی پیروی کی اور جس شخص نے اوسکو نہ مانا بیشک اوسنے راستی کے خلاف کیا اور ظاہرا کفر کی بہٹی مین اپنے آپ کو جہونک دیا (نعوذ باللہ من ذالک) انکو ایک ایسی شناعت لازم آویگی کہ عقلا کی نظر مین کوئی چیز اوس سے زیادہ بدنما نہین ہے یعنی بقول اونکے جب حضرت عیسیٰ پروردگار ازلی ہوئے حالانکہ اونمین گوشت خون وغیرہ بہی تہا تو گویا خدا کے اونہون نے دو حصے کئے ایک پروردگار ازلی دوسرا نو پیدا اور مخلوق شدہ اور یہ امر ظاہر ہے کہ گوشت خون وغیرہ غذائی چیزون سے پیدا ہوئی تہی جو کہ دنیاوی چیزین ہوتی ہین تو اونکی زعم کے موافق تمام دنیا کا پانی

متحملا یسکی اجزا مین سے ایک جزو ہوا اور اوس جزنے اپنے آپ کو ہی پیدا کیا اسلئے
کہ وہ خود ہی اوسی کا ایک حصہ ہے اوس سے زیادہ کوئی دعوی بدنما نہین ہو سکتا
جو کہ سراسر بہتان ہے انسانی خیالات مین کسی خیال کو اس سے
دور جگہ نہین ملسکتی جو شخص اسکی طرف جھکتا اوسنے ان سب جبرا قانون کو اپنے سر لیا
اور خدا ے عزوجل کے غصہ کا اپنے آپ کو مستحق بنایا اور ظاہر کردیا کہ وہ بھی متحملہ
اور رسوا شدون کے ایک رسوا شدہ ہے ۔ اور یہ محال ہے لازم آتا ہے انکا
کہ دنیا کا ایک حصہ جب دنیا کا خالق ٹھہرا اور پہلے کل ہونے تو پہر جزو ہوا اور جو چیز
موجود نہوگی تو لامحالہ لاشے ہوگی تو بقول اونکے خالق دنیا ایک معدوم شے ہوئی
اور پہلی انجیل مین مرقوم ہے کہ حضرت عیسی نے ناخون ترشوائی بال منڈوائے
اون کا بدن طولاً و عرضاً نشوونما پاتا رہا اور بحالت کدائی خالق ازلی بہی ہوئی
تو اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ یہہ بال اور ناخون اوس کل کی اجزا مین جو اوس سے جدا
ہوکر خستہ او خراب ہوگئے اور ایسے نابود ہوگئے کہ خالق ازلی کے ساتہہ کسیطرح
اونکو پیوند نہ رہا تو فساد جزو مستلزم ہوگا فساد کل کو ۔ اور نیز جس چیز کی جزو اور
حصے ہوا کرتے ہین وہ چیز محدود ہوجایا کرتی ہے اور اوس چیز کی نیازمند
رہتی ہے جو اوسکی حدبندی کرتے رہے اور جس چیز مین شان عجز و نیاز ہو وہ بے
نیاز نہین ہوسکتی اسلئے اوسکا خدا ہونا معلوم ۔

براہین عقلی اور تصریحات نقلی سے اسکی شہادت ملتی ہے کہ خدا ے عز و جل نہ جسم ہے نہ جوہر

غرض نہ وہ کل ہے کہ اوسکے حصے ہو سکیں نہ اوسکی ذات قدیم کے اجزا ہیں
نہ کسی قسم کا نقص و زوال یا تبدل اوسکے حریم وجود کے پاس آ سکتا ہے
وہ ہر طرح پر بے نیاز ہے تمام مخلوقات تمام حالات میں اوسکے نیازمند ہیں
اوسکی شان وہی ہے جو اوسنے آپنے بیان فرمایا ہے - لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر
اونسے دریافت کرنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ جنکی نسبت اونکا اعتقاد ہے کہ وہ
پروردگار ازلی تھے آیا کسی شہر یا کسی زمانہ میں تھے یا نہ تھے انکار تو اسکا کر ہی
نہیں سکتے اسلیئے کہ متی اور لوقا کی انجیلوں میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ
وہ ہیرودس بادشاہ کی عہدہ میں بیت لحم میں پیدا ہوئے جو یہودا کی جانب منسوب تھا
پیلاطوس بادشاہ کے زمانہ میں قتل کیئے گیئے اور سولی پر چڑہائی گئے - اور جو چیز
زمانہ یا مکان میں ہوگی تو یہہ یقینی ہے کہ مکان اوس سے پہلے ہوگا اور اوسکے وجود
پر محیط ہوگا اور جسکو مکان محیط ہوگا وہ یقیناً مخلوق ہونا معلوم ہوگیا تو اونکا یہہ عقیدہ
کہ وہ خدا اور ہر چیز کے خالق تھے بالکل باطل ہوگیا - اور یہہ بھی معلوم ہے
کہ زمانہ ایک مخلوق چیز ہے اور حضرت عیسیٰ کی موجود ہونے سے پیشتر زمانہ موجود تھا
تو کیسے ممکن ہے کہ زمانہ اپنے خالق سے پہلے ہی سے موجود ہو اور جسنے مکانوں کو
پیدا کیا ہے اوسیکو مکان محیط ہو تمام انسانی خیالات میں یہہ خیال زیادہ
شنیع ہے اور تمام محال اور بہتانوں سے زیادہ قبیح ہے -
یہانتک جو کچھ میں نے خدا کی قوت سے صاف صاف بیان کیا وہ عیسوی مذہب کے

فساد ظاہر کرنے اور اونکے عقیدہ کے بطلان ثابت کرنے کو کافی ہے ۔
اسمین اسکا بیان بہی ہے کہ مین نے اوس مذہب سے عدول کرکے اپنے لئے
دین حق کیون پسند کیا اور افضل الانبیا صلواۃ اللہ علیہ وعلی آلہ
وعلی اصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین کا اتباع کسلئے کیا مین خدا سے
توفیق اور خالص کمال نیکیکا طالب ہون وھو حسبنا نعم المولی ونعم النصیر
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

باب ششم

چارون انجیلون یعنی چارون کاتبون کے اختلاف اور دروغگو ہونیکے بیان مین
معلوم کرنا چاہیے کہ ان چارون کاتبین اناجیل نے اکثر امور مین باہم اختلاف
کیا ہے اور یہی قوی دلیل ہے کہ یہہ لوگ پیرایہ راستی سے محض عاری تھے
اگر انھون نے راستبازی کو کام فرمایا ہوتا تو کسی چیز مین اختلاف کا ہیکو
ہوتا ۔ خداوند تعالی نے اپنے برگزیدہ کتاب مین جسکو اپنے برگزیدہ نبی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے ارشاد کیا ہے کہ اگر یہہ کتاب کسی غیر کی
طرف سے ہوتی تو کبھی اوسکے معانی مین اختلاف نہین ہوسکتا اوسکی بیانات مین
لغزش کا احتمال نہین جو چیزین بہتان بندی کے طور پر خدا کیطرف منسوب کردی
جاتی ہین تو عادت اللہ جاری ہے کہ اون مین اختلافات اور لغزشین ہون
اور وہ خوار و رسوا ہو جاوین تاکہ پاکیزہ چیزین ناپاک چیزون سے مختلط نہو نے پاوین اور خدا

تو خوب ہر چیز کے کرنے سے اگاہ ہے انجملہ اون بہتان ہا کی ایک یہہ ہے کہ
یوحنا نے ۲۱/۱۳ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسٰی نے حواریون سے اوس رات مین
کہ یہودیون نے اونکو گرفتار کیا تہا یہہ کہا کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ایک شخص تم
مین کا مجہسے دغابازی کریگا یوحنا نے کہا اے میرے سردار ایسا شخص کونسا ہے
حضرت عیسٰی نے کہا وہ شخص جسکو مین روٹی شوربہ مین بہگو کر دونگا اور پہر اونہون نے
وہ روٹی یہودا اسقریوطی کو دی اور اوس نے دغابازی بہی کی اور مارکوس نے ۱۸/۱۴
درس مین یہہ لکہا کہ حضرت عیسٰی نے اون سے کہا کہ مجہسے وہ شخص دغابازی کریگا جو کہ
میرے ساتہہ روٹی کو پیالہ مین بہگو دیگا اور متی نے ۲۳/۲۶ درس مین لکہا کہ حضرت
عیسٰی نے اون سے یہہ کہا کہ جو شخص میرے ساتہہ اپنی روٹی کو رکابی مین بہگو دیگا
وہی مجہسے دغابازی کریگا اور لوقا نے ۲۱/۲۲ درس مین کہا کہ حضرت عیسٰی نے اونسے یہہ
کہا جو شخص مجہسے دغابازی کریگا وہ منجملہ شاگردون کے میرے ہمراہ ہوگا اب دیکہئے
یہہ کیسا ظاہر اختلاف ہی کچہہ مختلف جلسون مین یہہ گفتگو نہین ہوئی تہی حتی کہ کہہ سکین
کہ عبارتین مختلف ہوگئین ہین اور ان سب گفتگوون کے معنی بہی یکسان نہین ہین کہ
کہ ہر ایک نے اپنی اپنی عبارت مین اوسکو بیان کیا ہو بلکہ یہودا کے لئے خاص کر دیا
کہ اوسنے روٹی شوربہ مین بہگی ہوئی اظہار کرتا ہے کہ وہ ایک شخص معلوم تہا اور اوسکا
حال صریح معلوم ہوگیا اور باقی قولون مین کسی شخص کے کچہہ تعین نہین ہوئے اوسکا
حال مبہم ہی رہا یہہ بہی صریح تناقض ہے منجملہ اوسکے یہہ ہی کہ متی نے ۲۰/۲۶

فصل مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب شہر (اریحا) سے باہر نکلے تو دو اندہون نے
اونکو پکار کر کہا کہ اے داؤد کے بیٹے ہمپر رحم کر اور فوراً اون کی انکہین کہولدین
مرقس نے ۱۰ باب مین یہہ لکہا کہ ایک اندہے نے اون سے پکار کر کہا کہ اے عیسیٰ مجہپر
رحم کر اور اوسکی انکہہ کہولدی - انجیل سے یہہ اونکے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ
نے بجز ایک مرتبہ کے کبہی اوس شہر پر گذر نہین کیا تہا اب یہہ یا تو متی کے بہتان بندی ہے
کہ دو اندہونکا ذکر کیا یا مرقس کے کہ ایک ہی اندہے پر اکتفا کیا - اور دونون
نے اسکا بہی اعتراف کیا ہے کہ اندہے نے اونکو عیسیٰ ابن داود کہکر پکارا
اور ایک انسان کی نسل کی طرف منسوب کیا اسی سے اونکی عقائد کی اصلی معلوم
ہوتی ہے کہ اندہے نے اونکو خدا یا خدا کا بیٹا یا مخلوقات کا پیدا کرنیوالا نہین کہا
جیسا کہ انکے زعم مین ہے بلکہ ایک نبی کیطرف نسبت کر کر کہا ابن داؤد اور یہی معقول
بہی ہے اسلئے کہ حضرت مریم داؤد ابن الیسا کی ذریت سے ہین جو کہ یہودا ابن
یعقوب کے سبط سے ہین - منجملہ اسکی ایک یہہ ہے کہ متی نے ۲۷ درس مین
لکہا ہے کہ عیسیٰ کے ساتہہ دو چور بہی سولی پر چڑہائے گئے وہ دونون بہی
سولی کی حالت مین حضرت عیسیٰ کو برا بہلا کہتے رہے - اور لوقا نے $\frac{۲۳}{۳۹}$
مین کہا ہے کہ اونمین سے ایک حضرت عیسیٰ سے مسخراپن کرنے لگا کہ اگر تم
سچے مسیح ہو تو آپ کو اور مجہکو بچا کیون نہین لیتے تب دوسرے نے اوسکو
جہڑکا کہ تجہکو خدا کا خوف نہین ہے تو یہہ نہین جانتا کہ جس بلا مین وہ -

گرفتار ہے اوسی مین توبہی ہے لیکن ہم اور تم ابہی قابل ہین کہ جیسا کیا ہے
ویسا بہگتین وہ ہرگز اسکا مستحق نہین ہے پہر اوس نے مسیح سے خطاب کرکے کہا
کہ اے میرے سردار جب تو عالم ملکوت سے آوے تو مجکو اوس روز یاد کیجیو
مسیح نے کہا مین تجسے سچ کہتا ہون کہ تو اوس روز جنت الفردوس مین میرے
ساتہہ ہوگا اسمین کیسا کہلا ہوا اختلاف ہے متی نے تو اون دونون کو
گالیان دلواکر دوزخ کا مستحق بنا دیا اور لوقا نے ایک کو درجات جنت کا
یوحنا نے جو کہ سولی کیوقت حاضر تہا ۱۹/۱۸ مین کہا ہے کہ دو چور بہی اونکے ساتہہ
سولی دیئے گئے تہے ایک اون کے داہین تہا اور دوسرا اون کے
بائین اس نے کسی قسم کی گفتگو کا ذکر نہین کیا اور متی نے ۲۱/۷ مین کہا ہے کہ مسیح دابہ
(چارپایہ) پر سوار ہوئی بیت المقدس کی طرف چلنے کے ارادہ سے جیسا کہ بعض
نبیون نے کہا تہا کہ تم اپنے بادشاہ کو دیکہوگے کہ وہ تمہارے پاس دابہ پر
آتا ہے اور مرقس نے ۱۱/۷ مین کہا کہ مسیح جحش ابن دابہ پر سوار تہے یہہ ذکر نہین کیا
کہ وہ دابہ پر سوار تہے ۔ لوقا نے ۱۹/۳۵ مین کہا کہ دابہ پر سوار ہوئی مرقس کے
قول کی موافق اور یوحنا نے ۱۲/۱۴ مین کہا کہ جحش ابن دابہ پر سوار تہے دیکہو
یہہ کیا نامعقول اختلاف ہے کہ جحش پر سوار ہوئی بہلا اوسپر نو عمری
کے آدمی کب سوار ہوسکتا ہی منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ مریم زبدا کی بیوی نے
ایکبار حضرت عیسیٰ کے پاس آکر کہا کہ میرے دونون لڑکے کل تیری بادشاہت

ساتھہ ساتھہ ہونگی ایک دہنی طرف دوسرا بائین طرف اور مرقس نے ۱۰ باب ۳۵
مین کہا کہ حضرت عیسیٰ کی خالہ جسکا نام مریم تہا زبدا کی بیوی کے دو بیٹون نے
ایک بار حضرت عیسیٰ سے کہا کہ اے معلم ہمکو تجہسی امید ہے کہ ہماری خواہش کو
بے عذری مین پوری کر دے مسیح نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا ہمپر مہربانی فرما کر اپنی
بادشاہت مین بٹہائے ایک کو دہنی طرف دوسرے کو بائین طرف اور لوقا
یوحنا نے کچہہ حال انکو کچہہ نہین لکہا ہے نہ کچہہ اُنکا ذکر کیا حالانکہ یوحنا تمام عمر مسیح سے
ایکدم علحدہ نہین ہوا جبتک کہ اونہون نے آسمان پر عروج کیا اوسکا تاہم اختلاف
باقی رہگیا متی نے تو کہا کہ ماں نے یہہ درخواست کی تہی اور مرقس نے کہا لڑکون نے درخواست
کی تہی اور ان سے یہہ مخالفت کی کہ اصل قصہ ہی کو اوڑا دیا اور منجملہ اوسکے یہہ ہے
کہ متی نے فصل ۹ مین کہا کہ یحییٰ اُسکے شاگردون نے مسیح سے کہا کہ ہم اور فریسی
کس لیئے روزہ رکہین حالانکہ تمہارے شاگرد روزہ نہین رکہتے اور مرقس نے
اپنی انجیل کے ۲ باب ۱۸ مین کہا کہ فریسیون اور کاتبون نے مسیح سے کہا کہ یحییٰ اُسکے
شاگردون کو کیا غرض ہے کہ روزہ رکہین جب تمہارے شاگرد کہاتے پیتے
ہین اور روزے نہین رکہتے سوال کرنے والے اور روزہ رکہنے والے یحییٰ اُسکے شاگرد فقط
تہے اور دوسری آیت مین یہہ ہے کہ ایک گروہ کاتبون اور فریسیون کا اسکا
قایل تہا یحییٰ کے شاگرد زیادہ تہے اور کاتب اون کے ساتھہ تہے اور اپنا
حال روزہ یا افطار کی بابت کچہہ ذکر نہین کیا اور اسکی متعلق متی نے تیسری فصل

ذکر کیا ہے کہ یحییٰ نہ پانی اور شہد کہایا کرتے تہے اوس قول کے مخالفت کی جو کہ
انجیل کے ۱۱۔ فصل میں ہے کہ عیسٰی نے یہودیون سے کہا کہ جب یحییٰ تمہارے پاس آئے
اور وہ کچہہ کہاتے پیتے نہ تہے تو تم نے اونکو دیوانہ بنایا اور جب انسان کا بیٹا
(ابن فیلوس) آیا اور وہ کہاتا پیتا تہا تو تمنے اوس سے کہا کہ اسکا پیٹ
بڑا ہے اور شراب پیتا ہے متی کے کلام میں صریح مخالفت ہی ایک جگہ
کہانے پینے کی نفی کی دوسری جگہ پانی اور شہد کا کہانا اونکے لئے
ثابت کیا اور عیسائیون نے ایک صریح دلیل سے غفلت کی جو کہ اون پر
وارد ہوتی ہے کہ حضرت عیسٰی نے اپنے آپ کو انسان کا بیٹا کہا اور
بیان کیا کہ وہ کہاتا پیتا ہے اور اسکا اقرار کیا کہ وہ انسان آدم زاد تہے
اونکو قوام بدن کے لئے غذا پانی کی ضرورت تہی پہر اون کا دعوی کرنا کہ وہ
خدا تہے محض جہوٹ ہی اور منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ یوحنا نے ۵ میں لکہا ہی کہ
عیسٰی نے یہودیون سے کہا کہ جس باپ نے مجہکو رسول کیا ہے وہی مجہکو ضرور وقت
دیگا اور کسی نے اوسکی آواز نہین سنی اور نہ کبہی اوسکو دیکہا اور یہہ قول
مسیح کے اقوال سے ملتا ہے اور درست ہی لیکن متی نے اسکی لفظاً اور معنی
خوب مخالفت کی اور صریح کفر میں پڑ گیا فصل ۱۷ مین کہتا ہے کہ مسیح طابور کی
پہاڑی پر سوار ہوا اوسوقت اوسکے ساتہہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا حواری بہی تہے
جب اونہون نے پہاڑی پر قرار پکڑا تو یکبارگی مسیح کے چہرہ کو دیکہا کہ آفتاب کی

مانند حکایت ہاہی کسیکے یہہ مجال نہین کہ کوئی اوسکی طرف نگاہ اوٹھا سکے اور
باپ کی آواز کو اونہون نے آسمان سے سنا کہ یہہ وہی میرا بیٹا ہے کہ جسکو
مین نے اپنے لئے پسند کیا اوسکی بات سنو اور اوس پر ایمان لاؤ ۔ اور
مرقس نے ۹ فصل مین ایسا ہی کیا ہے ۔ اور یوحنا نے ۱۴ فصل مین کہا کہ
مسیح نے حواریون سے کہا تمنے میرے باپ کو دیکھا ہے تو فلیبو حواری نے کہا
سیدی ہمنے باپ کو کبہو دیکھا ہے تو مسیح نے کہا اے فلیبو تو مدت سے
میرے پاس رہا ہے اور تم مجھکو جان چکے ہو جسنے مجھکو دیکھا اوس نے میرے باپ کو دیکھا
یہہ صریح مخالفت ہی یوحنا نے مسیح کیطرف سی کہا کہ کسینے اوسکی آواز سنی
اور نہ دیکھا ۔

باب ہفتم

اون دروغ گوئیون کے بیان مین جو حضرت عیسی کیطرف منسوب کی گئین ہین
اور حضرت عیسی یقیناً اونکے اقوال اور اعتقادسی بری الذمہ ہین ۔
منجملہ اونکی ۲۲ فصل مین لوقا کا قول ہے کہ حضرت عیسی نے حواریون سے
کہا کہ شیطان ارادہ کرتا ہے کہ تمہارے یقین کو بگاڑ دے اور اوسکی بعد
حواریون مین سے خاص پیتر سے کہا کہ مین اپنے باپ سے امیدوار ہون کہ وہ
تیرے یقین کھونے کا شیطان کو موقع نہ دیگا ۔ حالانکہ اس قول کو حسنا ہی
دور بعد ہی پیتر دین عیسوی سے مرتد ہو گیا اونکی حواریون مین سے بجز اسکی

اور کوئی مرتد نہین ہوا - اب مقام غور ہے کہ جس شخص کی نسبت یہہ نبی معصوم
ہونے اور خدا اور ابن اللہ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین اونکی جو لوگ کیسی
مخالفانہ رنگ مین بیان کرتے ہین خاص ایک شخص کی نسبت ذکر کرتے ہین
کہ اوسکی لئے آپنے خدا سے درخواست کی کہ شیطان کو اوسکی یقین کہونی پر
قدرت نہ دے اور پہر کہتے ہین کہ اسی شاگرد نے جسکے لئے دعا مانگی تہی آپکے
ساتہہ کفر کیا اور شیطان نے اوسکو گمراہ کردیا علاوہ مخالفت کے اسمین یہہ بہی خوبی ہے
کیا کوئی ایسا جہوٹ بول سکتے ہین یہہ حضرت عیسیٰ پر افترا ہے اونہون نے واللہ
ایسا قول کبہی نہین فرمایا نعوذ باللہ من ذلک ؛

اور یوحنا نے ۵ فصل مین کہاہی کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیون سے
کہا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ بیٹا وہی کام کرتا ہے کہ جو باپ کو کرتے ہوئے دیکہتا ہے
اور معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ کہاتے تہے پیتے تہے اور اون مین سے کبہی امر کو
نہین دیکہتے تہے کہ خدا اوسکو کرتا ہو خدا مقدس ہے شانیاز لا الہ الا ہو
وحدہ - اور آگے تین باقی اصحاب نے اسکے متعلق کچہہ بیان نہین کیا ہے -
اور یوحنا نے ۱۷ - فصل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے موت سے پہلے
خدا کے سامنے گریہ وزاری کرکے کہا کہ بار الہا مین جانتا ہون کہ تو ہمیشہ
میری دعا قبول کرتا ہے اسلئے مین سوال کرتا ہون کہ دنیا اور آخرت مین
میرے شاگردون کو ہر چیز سے نجات دی - حالانکہ علمای نصاریٰ کہتے

متواتر نقل سے معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ کے اکثر شاگرد تلوار سے مقتول ہوئے
اور بعد قتل کے بعض کو سولی دی گئی بعضون کا پوست اوتارا گیا اور مختلف عذابون
سے اون کو تکلیف دی گئی حاشا و کلا کہ حضرت عیسیٰ خدا سے درخواست
کرین کہ خدا اونکے شاگردون کو دنیا اور آخرت مین ہر چیز سے نجات دے اور
پھر ایسی ایسی موت کیوقت قباحتین اون کو پہونچین ۔ باقی تین صحابہ نے اسکے متعلق
کچھہ نہین کہا ۔
یوحنا نے ۱۵ ۔ فصل مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اگر مین ایسے
معجزے ظاہر نہ کرتا کہ جو کسی سے ابتک ظاہر نہین ہوئے تو وہ مجھپر ایمان
لانے سے زیادہ قصوروار نہوتے ۔ تو یہ حضرت عیسیٰ ایسا کیسے کہسکتے تھے
اونکو یقیناً معلوم تھا کہ حضرت موسیٰ سے کیسے کیسے بڑے معجزے ظاہر ہوئے
تھے اور ایسے ہی الیسع نبی نے کہان تک پہلے کیسے معجزے ظاہر کئے تھے
الغہ دونون نے مردون کو زندہ کیا تھا اور الیسع نے حضرت عیسیٰ کے
نمونہ پر کوڑہی کو اچھا کر دیا تھا عیسائی کیسے قایل ہین کہ حضرت عیسیٰ
نے کہا مین ایسے معجزات لایا ہون کہ ویسے کوئی بھی نہین لایا تھا ۔
اسیواسطہ باقی تین حواریون نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا ہے ۔
مرقس نے ۱۰ ۔ فصل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جسنے میرے
لئے اپنا گھر یا باغ وغیرہ چھوڑ دیا اوسکو چھوڑے ہوئے سو درجہ

زیادہ دنیا مین ملیگا اور وہ آخرت مین جنت پاویگا - اور متی نے ۱۷ - فصل مین
دنیا کا ذکر نہین کیا نتیجہ یہی کہ اوسکو سو درجہ زیادہ ملیگا - اور لوقا نے ۱۸ - فصل مین
کہا کہ جتنا اوس نے بھی دنیا مین چھوڑ دیا ہے اوس سے زیادہ ملیگا اور جنت بھی ملیگی
اور یوحنا نے اسکے متعلق کچھہ ذکر نہین کیا - یہہ یقینی نہین ہے اسلئے کہ اکثر لوگون نے
حضرت عیسی کے سبب گہر بار یا اونکی تجارتون کو ترک کردیا او سکو درجہ کیا یعنی
اوسکا ادنی درجہ تک بھی نہین ملا - حضرت عیسی نے کچھہ نہین فرمایا اونپر افترا
کیا گیا ہے -

متی نے ۱۹ - فصل مین کہا ہے کہ فریزیون نے حضرت عیسی سے کہا کہ کیا کوئی شخص
ادنی بات پر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے حضرت عیسیٰ نے اوسکے
جواب مین کہا کہ کیا تمنے توریت کو نہین پڑہا کہ جسنے مرد اور عورت کو پیدا کیا
اوسنے کہا کہ بیوی کی وجہ سے آدمی اپنے باپ اور ما کو چھوڑ دیگا اور اپنی بیوی
سے ملکر رہیگا اور وہ دونون ایک گوشت پوست ہونگے - یہہ حضرت عیسیٰ
اور توریت پر افترا ہے اسلئے کہ یہہ قول خدا تبارک وتعالی کا نہین ہے
بلکہ انبیا کی کتابون نے اسکو حضرت آدم علیہ السلام سے نقل کیا ہے -
اسلئے کہ جب خدا تعالی نے حضرت حوا کو اونکے پہلو سے پیدا کیا اور آدم نے اونکو
پیدا ہوکر حوا کو دیکھا تب کہا کہ اسکی وجہ سے آدمی اپنے باپ ورما کو چھوڑ دیگا
اور اپنی بیوی کے ساتھہ متفق ہوگا - معاذ اللہ حضرت عیسیٰ اس قول کو

توریت کیطرف کیسے منسوب کرسکتے تہے وہ توریت و انجیل کے حافظ تہے وہ جو خدا اکا قول ہوگا اوسیکو نقل کرینگے۔ اصحاب ثلثہ نے اسکا کچھ ذکر نہین کیا — یوحنا نے ۳۔ فصل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ آسمان پر وہی شخص صعود کرتی ہے کہ جو آسمان سے نزول کری ہی۔ یہہ باطل ہے اسلئے کہ حضرت ادریس اور حضرت الیاس علیہما السلام نے بہی آسمان پر صعود کیا تہا حالانکہ وہ پہلے آسمان سے اوترکر نہین آئے تہے اور با انجیل مین ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود آسمان پر صعود کیا — حالانکہ وہ آسمان پر سے اوترے ہی نہ تہے اور ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلعم شب معراج مین آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان سے اونکا نزول نہوا تہا اس سے یوحنا کا خلاف واقع بیان کرنا معلوم ہوتا ہے۔ باقی تین کاتبین نے اسکا تذکرہ نہین کیا ہے —

اگر کوئی عیسائی کہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ کی مراد روحون سے ہے وہ پہلے آسمان سے اوترتے ہین اور پہر وہین کو صعود کرتے ہین — یہہ تاویل بہت دور ہے اسلئے کہ توریت و انجیل کی تصریح کے موافق جو انبیا آسمان پر گئے وہ صعود بدنون ہی کے گئے تہے جیسا کہ ہمارے رسالت مآب معہ بدن کے تشریف لے گئے تہے اور اگر یون کہین کہ حضرت عیسیٰ کے قول سے اون لوگون کی روحین مراد ہین جنکے بدن مردہ ہین اسلئے کہ فرشتے اونکی روحون کو آسمان پر لیجاتے ہین تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ محض احتمال ہے اور لفظون مین

اصل عموم اور حقیقی معنی ہوا کرتے ہین اوسکے علاوہ کافرون کی روحین بعد موت آسمان پر
صعود نہین کرتین بلکہ سجین مین ہی رہتی ہین ۔
اور متی نے ۲۱ فصل مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ کو ایکبار بہوک معلوم ہوئی حواری جو اوسکے
ہمراہ جارہے تہے رستہ کے قریب اونہون نے انجیر کا درخت دیکہا اوسکے
پاس جانیکا قصد کیا تاکہ اوسمین سے کوئی چیز کہانے کو ملے لیکن اوسمین کوئی پہل
نہ تہا اسلئے اوسے بد دعا کی اور وہ فوراً خشک ہوگیا ۔ اور مرقس نے ۱۱
فصل مین کہا ہے کہ وہ انجیر کا موسم نہ تہا تماشہ کے قابل ہے کہ خدا کے
پیغمبر کے لئے یہہ کیسے تجویز کرلیا کہ غیر موسم مین لوگون کے درختون کو تلاش
کرین ایسا تو اور دیوانے بہی نہین کرتے ۔ پہر کہتے ہین کہ اونکی بد دعا سے
وہ درخت خشک ہوگیا حالانکہ کوئی اوسکا ایسا قصور نہ تہا کہ جس سے
عذاب کا مستحق ہوتا دو ہی احتمال ہین وہ درخت یا کسی کے ملک مین ہوگا یا
ہر ایک مسافر کے لئے مباح ہوگا اگر ملک ہوگا تو حضرت عیسیٰ نے زہد اور پارسائی
کیوجہ سے اوسکے کہانے کا قصد اوسکے مالک کی اجازت سے ہی کیا ہوگا
اسلئے کہ بغیر اجازت مالک کے کسی چیز کے کہانے کا حکم نہین ہے اور اگر سبکے
لئے مباح تہا تو اوسے بد دعا کرنے کے کیا معنی تہے جس سے منفعت عام
کا انقطاع ہوتا ہے اور انبیا کی پیدایش مین نفع عام کی خاصیت ہوا کرتی ہے
اسلئے متی اور مرقس کے خلاف گوئی ظاہر ہوگئی ۔

باب ششم

اون نکتہ چینیون کے بیان مین جو کہ عیسائی مسلمانون پر کرتے ہین خدا اونکو ہدایت کرے

عیسائی کہتے ہین کہ پارسا مسلمان شادیان کرتے ہین اور عیسائیون کے
راہب ایسا نہین کرتے - ہم کہتے ہین کہ مذہبی رو سے تمہارا اسپر اتفاق ہے
کہ حضرت داؤدؑ نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی اور یہہ امر بالاجماع ہمارے اور تمہارے
نزدیک مسلم ہے کہ نبی کا درجہ بہر حال ولی سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ توریت مین ہے
کہ داؤدؑ نے سو ۱۰۰ شادیان کین اور پچاس سے زیادہ نرینہ اور مادہ اونکی
اولاد پیدا ہوئی - حضرت سلیمان نے بھی ہزار عورتون سے نکاح کیا توریت
مین یہہ لکھا ہوا ہے - اور توریت تمہارے نزدیک خدا کا کلام ہے اور علی ہذا
بجز حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ کے کونسا نبی ایسا ہوا ہے جسنے شادی
نکی ہو اور صاحب اولاد نہو - توریت مین کوئی حد نکاح کی قرار نہین دی
بلکہ لکھا ہے کہ جسقدر زنان نفقہ لباس کی آدمیکو استطاعت ہو اوسیقدر
وہ شادی کرنیکا مجاز ہے - اے عیسائیون کے فرقون تمنے اس امر مین
توریت انجیل کو بالائے طاق ہی رکہا جو اوسمین خدا کا حکم تہا اوسپر
گوش بر آواز نہوئی - تمہارے پاس اسکے امتناع مین اگر کوئی حجت ہے تو پولوس کا
قول ہے (جو کہ تمہارے زعم مین بڑے کامل ولی تھے) یہی حضرت ہین
جنہون نے فرمایا خبردار کوئی شخص ایک سے زیادہ نکاح نکرے اور ایسکی

بیوی اگر فوت ہو جاوے تو تین تک اوسکو ادل بدل کر سکتا ہے —
پادریون کے لئے یہہ حکم دیا کہ وہ کنواری عورت سے جسکو کسی مس نکیا ہو ایک
شادی کر سکتا ہے اور مرجانے کے بعد اوسپر نکاح کرنا حرام ہے - اسلئے
تمہارے مذہب مین یہ حکم محض بے اصل ہے جو تم مین سے دیوانے اور کودن طبع
ہین وہ ایسا اعتقاد کرکر مسلمانون پر جرح قدح کرتے ہین - تمہارے علماء کو
اسکی خوب خبر ہے کہ کتب انبیا مین اسکا جواز مصرح ہے - خداوند کریم نے
مسلمانون پر کمال احسان کیا کہ ایسے ایسے ورطون سے نجات دیکر ایک پاکیزہ
مذہب عطا فرمایا جسکے کسی بات مین الجھاو اور دشواری نہین ہے ہمارے پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خوب شادیان کرو اور نسلین
بڑہاؤ وہ اپنے پیغمبر کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہین خدا اونکو اسکا اجر دیگا —
(۲) عیسائیون کا مسلمانون پر یہہ بھی اعتراض ہے کہ مسلمان ختنہ کرواتے ہین
ہم پوچھتے ہین کہ کیا انجیل مین یہہ نہین لکھا کہ حضرت عیسیٰ کے ختنہ ہوئی تہین —
تمہارے عندیہ مین ختنہ کا دن بڑے سرور اور عید کا دن ہے جب تمہارے
ذہن مین اوسکی ایسی توقیر ہے تو مسلمانون پر جھلانا کیسا ہے اور یہہ بھی تمہارا
اعتقاد ہے کہ حضرت ابراہیم اور سب نبیون کے ختنہ ہوئین تہین اور توریت
کے موافق خدا کی طرف سے وہ اسکے مامور تہے تو اس اعتراض اور الزام کے مورد
ہوئے یا ہم انبیا کے طریقہ کو کیسے چھوڑ سکتے یا تھے — یہہ نہین جانتے کہ انبیا کے

قول فصل کو عیب لگانا کچھ مذہب سے متعلق نہیں بلکہ خدا اور نبیوں کے ساتھہ بے ایمانی کرنا ہے

(۴) عیسائی یہہ نکتہ چینی بھی مسلمانوں پر کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے اعتقاد کے
موافق جو لوگ بہشت میں جاوینگے وہ کہاتے پیتے رہینگے انسے پوچھنا چاہئے کہ تم اسکا
کیسے انکار کرسکتے ہو متی نے انجیل کے چھبیسویں فصل میں یہہ بیان کیا ہے
کہ عیسیٰ نے اوس رات کو کہ یہودیون نے اونکو گرفتار کیا تہا شام کا کہانا کہاتے وقت کہا
کہ میں اسکے بعد اگر کوئی چیز پیونگا تو جنت میں ہی پیونگا - اور مرقس نے ۱۴ فصل میں
اور لوقا نے ۲۲ - میں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ نے حواریون سے کہا کہ تم میرے ساتھ
ایک دستر خوان پر جنت میں کہاؤ پیوگے ... عیسائیون کے عالم یہہ خوب جانتے ہیں
کہ حضرت آدم اور حوا نے بہشت میں اوس درخت کو کہالیا تہا جسکے کہانے
کی خدا نے اون کو ممانعت کی تہی اور اسی لئے وہ زمین پر بہیجے گئے - توریت
انجیل میں بہی صراحتہً موجود ہے - پہر اونکے کور باطن کیسے یہہ کہتے ہیں کہ جنت میں
کہانے پینے کی کوئی چیز نہوگی - انکو ایسے مغالطہ میں اس وہم نے ڈالا ہے کہ
کہانے پینے سے بول براز وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور جنت ان سب چیزون سے منزہ
اور پاک ہے - یہہ نہیں جانتے کہ ہمارے حکمت مآب برگزیدہ نبی نے یہہ خبر دی ہے
کہ جنت میں کہانے پینے سے ایک قسم کا پسینہ بدن سے نکلتا رہیگا جسکی مہک مشک کی
سی ہوگی نہ وہ پیشاب کرینگے نہ براز نہ اونمیں تہوک پیدا ہوگا نہ آب بینی یہ تمام امور
کتب الہیہ میں موجود ہیں سب نبیون نے اسکی تصدیق کی ہے کہ جنت میں سب قسم کے

میوجات پرندون کے گوشت اور تمام وہ نفیس چیزین ہین کما تشتہی الانفس وتلذ الاعین جو کہ دل کو بہاتی ہین اور انکہون کو سہاونی معلوم ہوتی ہین جو شخص اسمین داخل ہو کر ان نعمتون سے محروم رہا اوسکا عیش ملکدر ہوگا ان کا اعتقاد ملحدون کے اعتقاد سے ملتا ہے کہ مرنیکے بعد صرف روحانی سے لذتین اور نعمتین ہونگی بدن کی لذتین بدن کے ساتہہ تک رہتی ہین — یہ اعتقاد انہون نے اسواسطے کیا کہ مرنیکے بعد اونکی نزدیک بدن از سر نو زندہ نہین ہوسکتا۔ عیسائیون نے اگرچہ صراحتہً کہین ذکر نہین کیا لیکن عیسائیون کو ضرور اسکا قایل ہونا پڑے گا کہ جنت کی نعمتین محض روحانی ہین بدن کو کسی قسم کا حظ غذا وغیرہ سے نہ ہوگا جیسے قوام بدنکا منحصر ہے اور یہہ عقل ونقل کے بالکل خلاف ہے۔ عیسائی یہہ بہی کہتے ہین کہ مسلمانون کے نزدیک جنت مین یاقوت وغیرہ کے محل بہی ہین — ہم اونسے یہہ کہتے ہین کہ تمہاری کتاب الوار المقدسین مین یوحنا انجیلیہ کا یہ ذکر لکہا ہے کہ ایک روز اوسکے سامنے سے دو جوان گذرے جو کہ کپڑے ریشمین پہنے ہوئے تہے اون کے ساتہہ نوکر چاکر بندہ اور سواریان بہی تہین — اوسوقت یوحنا نے اون سے دوزخ کا ذکر کیا اور ایسا اونکو خوف دلایا کہ اونہون نے وہ حالت اپنی ترک کردی اور نوکرون کو سارا مال خیرات دیکر یوحنا کے پیچہے پیچہے ہو لئے۔ ایک مدت کے بعد وہی نوکر بڑے کروفر کے ساتہہ اونکی طرف ہو کر نکلے تو پہلے شان وشوکت تلف ہوجانے سے اون دونون جوانونکا دل بہر آیا یوحنا نے اوسکو تاڑلیا اور کہا کیا نعمتون کے جاتے رہنے کا تمکو افسوس ہوا

کہا ہان وہ حالت دیکھکر بیمار اول قابو مین نرہا کیا اچھا ہوتا اور جنگل کے پتھر
لے آئے یوحنا نے اون کے ایک کپڑے کے اندر رکھکر نکالا تو وہ نہایت
نفیس یاقوت نکلی کہا ان کو بازار مین لیجاؤ اسکی قیمت سی جو کچھ تمہارے پاس سے
جاتا رہا ہے خرید لاؤ لیکن یاد رکھو کہ تمنے ایک لا زوال چیز کے بدلے مین نا پائدار
چیز کو خرید لیا اسواسطے آخرت کی چیزون مین تمہارا اب کوئی حصہ نہین اتنی باتین ہو رہی تھین
کہ لوگ ایک مردہ کو لائے اور اوسکی زندہ کرنیکی یوحنا سے درخواست کی تب اونہون نے کہا کہ
اے مردہ زندہ ہو جا خدا کے حکم سے وہ مردہ اوسیوقت زندہ ہو اوٹھ بیٹھا
یوحنا نے اوس سے کہا کہ ان کو اون نعمتون کی خبر دی جو کہ انہون نے اپنے
ہاتھ سے کھو دی ہین اوس مردہ نے اون سے کہا کہ تمہارے لئے جنت مین
رنگا رنگ محل یاقوت کے تھے ہر ایک کا طول اتنا اتنا تھا اونہون نے یہہ سنکر
توبہ کی اور سب چیزون کو خیرباد کہکر یوحنا کے ساتھہ ہولئے اور تا دم مرگ عیسائی
ہی رہے اور اوسی کتاب مین ذکر کیا ہے کہ فلوریا کے پاس جو کہ تمہاری دو قسمت
مین ایک برگزیدہ آدمی تھے فرشتے ہر روز آمدورفت رکھتے تھے سونے کی رنگا رنگ برتنون
مین قسم قسم کی کہانے جنت سے لایا کرتے ریشمی رومال اوپر پڑے ہوتے تھے
رومالون پر رنگ برنگ کے پہول چنے ہوئے تھے اب کیسے تم کہہ سکتے ہو کہ
جنت مین سونے برتن ریشم کے کپڑے مختلف قسم کی کہانی نہین ہین عقلا
شریعت کی پابند ہوئے ہین ان سب حالات کے راستے پر اتفاق کرتی ہین

لیکن تم کور باطن ان باتون کو نہین جانتے اوسی کتاب مین سنتون کا قصہ لکھا ہے کہ روزانہ اوسکے پاس فرشتے آیا جایا کرتے تھے اور بقدر ضرورت صبح و شام جنت کا کھانا رنگ بنگ پہونچایا کرتے تھے ایک بڑا گزیدہ آدمی جسکا نام پادلس تھا اوسکے پاس آیا اوسی دن فرشتے بھی دو چند سے چند اور دونون سے زرین برتنون مین اوسکے لئے کھانا لائے حریر ریشم کے رومال بڑے ہوئے تھے اس قسم کے قصے عیسائیون کی کتابون مین بکثرت ہین طول کے سبب سے چھوڑ دئے گئے مسلمانون پر ایک یہ بھی گرفت کی جاتی ہے کہ وہ نبیون کے نام پر اپنے نام رکھتے ہین تو اس مین کیا ڈر ہے جب وہ بنی آدم تھے تو اگر تبرکاً اونکا نام رکھلیا جاوے تو اسمین کیا مضایقہ ہے تم بھی تو فرشتون کے نام اپنے نام جبرئیل و میکائیل وغیرہ رکھ لیتے ہو۔

باب نہم

اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت بخصوص توریت۔ انجیل۔ زبور کی آیتون سے اور اس امر کا بیان ہے کہ نبیون نے آپ کی پیدایش اور اونہاے زمانہ تک آپ کی اقتدا و دین کے بشارت دی ہے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت ہر ایک کتاب الہی مین موجود ہے۔۔

قولہ بشارت دی ہے۔ الخ۔

توریت مین بعض بشارتین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی قرار دی گیئین ہین لیکن وہ نہایت مجمل طور پر ہین جن سے دل کو اطمینان نہین ہوسکتا ہے ۔ لیکن جو بشارتین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین وہ اگر بے تعصبی ایمانی آنکھہ سے دیکھی جائین تو اونکی ثبوت مین کوئی شک باقی نہین رہتا ۔ اسلئے دونون قسم کی بشارتون کو ہم پیش کرتے ہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشارات جو کتاب مین درج ہین اور جو اسکے علاوہ ہین و نیز بحث ایجا نیلی لکان جو سیدنا و نبینا حضرت عیسیٰ کے متعلق ہین وہ تفصیل ذیل ہین ۔

(۱) جب احاز یہود کے بادشاہ پر رصین بادشاہ ارم اور فقح بادشاہ رملیا نبی اسرائیل کے بادشاہ نے چڑھائی کی تو احاز بادشاہ یہود ابہت کھبرایا اوس زمانہ مین حضرت اشعیاہ نبی تھے ان سے التجا کی اونہون نے احاز کو تسلی دیکر فرمایا کہ تو خوف نکر تیرے دشمن تجہپر غالب نہنگے اور اسکی تصدیق کی یہہ علامت فرمائی کہ ایک کنواری کو حمل رہیگا اور وہ بیٹا جنینگی اور اوسکا نام عمانوئیل رکھا جاویگا اور جب وہ ذرا ہوشیار ہوگا تو جو خوف تجکو دشمنون سے ہے وہ دور ہو جاویگا اور تیرے لئے بہت اچھے دن آوینگے ۔

(یہہ مضمون اشعیاہ نبی نے کتاب کے ساتوین باب مین مندرج ہے)

پہر اوسی کتاب کے آٹھوین اور نوین باب مین مذکور ہے کہ وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال ہاشبز رکھا گیا اور جب وہ ہوشیار ہوا تو احاز کو جو دشمنون سے خوف تہا وہ جاتا رہا ۔

باوجود اسکے کہ اوس لڑکیکا نام صراحتہ اگلی بابون مین بتا دیا گیا ہے ۔

اوس پیشین گوئی اوسپر منطبق کر دی گئی ہے تاہم متی کی انجیل مین یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کیطرف منسوب کی گئی ہے جس سے متلاشی کی حیرت دور نہین ہوسکتی ۔ متی اپنی انجیل مین لکھتے ہین کہ یہہ سب کچہہ اسلئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہوا ۔ کہ دیکہو ایک کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوئیل کہینگے جسکا ترجمہ یہہ ہے خدا ہمارے ساتہہ ہے ۔

حضرت میکا نبی نے آیندہ انقلابات کے متعلق اشارۃً کچہہ باتین کہی ہین اونہین اونہون نے یہہ بہی فرمایا کہ " اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداکے ہزارون مین چہوٹا ہے لیکن تیرے لئے وہ نکلیگا جو بنی اسرائیل مین سلطنت کریگا اور اوسکا ہونا بہت قدیم زمانہ سے مقرر ہوچکا ہے (کتاب میکا باب ۵ ۔ ۲ ۔

متی نے کہا کہ یہہ پیشین گوئی بہی حضرت عیسیٰ کی ہے کیونکہ جب ہیرودوس بادشاہ نے کاہنون اور یہودیون کے فقہا کو جمع کرکے پوچہا تہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا تو اونہون نے میکا نبی کی کتاب کی اس آیت سے استدلال کرکے کہا کہ وہ بیت لحم مین پیدا ہوگا ۔

(انجیل متی ۔ باب ۱ ۔ ۳ لغایت ۶ ۔ اور چونکہ حضرت عیسیٰ بیت لحم مین پیدا ہوئے ۔ اور گو دنیاوی سلطنت اون کو بنی اسرائیل پر نہین ملی مگر متی نے اوس سے روحانی سلطنت مراد لی اور حضرت عیسیٰ کے لئے اس پیشین گوئی کا ہونا قرار دیا ۔

(۳) حضرت ہوسیع نبی نے معاً کی طور پر کچہہ فرماتے یہہ کہا کہ "

خداوند فرماتا ہے کہ رامہ مین ڈہارین مار مار کر رونے اور نالہ کرنے کی آواز سنائی دی

و تنی ہے ۔ راحیل اپنے بیٹون کے لئے روتی ہے اور تسلی نہین پاتی کیونکہ وہ نہین ہین

(کتاب یرمیاہ باب ۳ - ۱۵)

ہتی کہتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی بہی حضرت عیسیٰ کی ہے اسلئے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے زمانہ مین ہیرود بادشاہ نے اس شبہہ سے کہ حضرت عیسیٰ کونسا بچہ ہوگا بیت لحم اور اسکے اطراف مین دو سالہ اور اس سے کم سن بچون کو قتل کروادیا تہا ۔ اب صرف اتنے تعلق سے کہ ان بچون کے مارے جانے سے راماہ مین رونا پیٹنا ہوا تہا یہہ کہدیا کہ یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کی ہے ۔

۵ ۔ حضرت اشعیاہ نبی نے یہہ بیان کرتے کرتے کہ اب بیت المقدس مین تکلیف باقی نہ رہیگی یہہ بہی فرمایا کہ "تنگی کی ظلمت جسمین زمین مبتلا ہوتی ہے باقی نہ رہیگی جسطرح کہ اگلی زمانہ مین زبولون کی زمین اور نفتالی کی زمین کو حقیر کرکے آخرکار اسیطرح دریا کے اردن (فرات) کے کنارہ جلیل مین بڑے قبیلے ہونگے جو قوم کہ اندہیرے مین چلتی ہے نور عظیم دیکہیگی اور موت کے سایہ کی زمین کے رہنے والون پر ایک نور چمکیگا (کتاب اشعیاہ باب ۹ ۔ ۱ و ۲ ۔

ہتی کہتے ہین کہ یہہ بشارت بہی حضرت عیسیٰ کی ہے کیونکہ جب حضرت عیسیٰ نے سنا کہ حضرت یحیی پیغمبر گرفتار ہوگئے تو وہ جلیل کو چلے گئے اور ناصرہ کو چھوڑکر کفر ناحوم مین جو دریا کے کنارہ زبولون اور نفتالی کی سرحدون پر ہے جا رہے تہے ۔ باب ۴ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳

یہی صرف اتنی بات پر کہ حضرت عیسیٰ دریا کے کنارہ جا رہے تہے حضرت اشعیاہ کی

اوس قول کو حضرت عیسیٰ کی بشارت قرار دیدیا ۔

(۶) حضرت ملاکی نبی نے بنی اسرائیل کو خدا کی عدول حکمی پر ملامت کرتے ہوئے یہہ فرمایا کہ ،،
اب مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میری برابر راہ کو طیار کریگا اور جس خداوند کی تلاش مین ہو یعنی
رسول عہد کی اور اوس سے خوش ہو وہ یکایک اپنے ہیکل مین آجاوےگا لشکرونکا خداوند فرماتا ہے
کہ وہ اب آتا ہے (کتاب ملاکی باب ۳ - ۱)

اور جسوقت اشعیا نبی نے بنی اسرائیل اور بیت المقدس کو تسلی دی اوسوقت آپنے یہہ فرمایا کہ
پکارنے والا پکارتا ہے کہ بیابان مین خداوند کے لئے ایک راہ طیار کرو اور جنگل مین ایک
شاہراہ میرے خدا کے لیئے درست کرو (کتاب اشعیاہ باب ۴۰ - ۳)

متی اور مرقس اور لوقا تینون حواریون کا اسپر اتفاق ہے کہ یہہ دونون بشارتین حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی ہین اسلیئے کہ حضرت یحیی پیغمبر نے جب لوگون کو اصطباغ دیا تو گویا حضرت
عیسیٰ کے لئے راہ بنائے اور حضرت عیسیٰ یہہ کہا کرتے تہے کہ میرے بعد ایک اور آتا ہے
جو مجھسے بہی زیادہ قوی ہے پس حضرت عیسیٰ کا اصطباغ دینا تو راہ بنانا ہوگیا اور حضرت
یحیی کا یہہ کہنا کہ میرے بعد ایک اور آتا ہے پکارنے والے کی آواز ہوگئی اور وہ دونون
بشارتین حضرت عیسیٰ پر صادق آگئین ۔

بشارات بالا کی ذکر سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ انبیائے سابق کی بشارتین آنحضرت کے لئے کیسی چیستان ہوا کرتی تہے
کہ وہ خود کسی خبر کیطرف اشارہ سے نہین کرسکتی بخلاف سرور کائنات کی بشارات کہ اونمین آپکے اوصاف
بہم مبارک کی نہایت صاف اور روشن طریقہ سے نوکہ دین صلواۃ اللہ علیک یا سید الانبیا یا محمود خطاب حمید جمیع سے

منجملہ اونکی توریت کی پہلی کتاب ۱۶ فصل مین ہی (اسلئے کہ توریت کی ۵ کتابین ہین اور سبکے مجموعہ کا نام توریت ہی) وہ بشارت یہہ ہے کہ جب حضرت ہاجرہ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم کے پاس سے بھاگ آئین تو اونہون نے شب کے وقت ایک فرشتہ کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا ای ہاجرہ تمہارا کیا ارادہ ہی اور تم کہان کو آئین کہا مین سارا کے پاس سے بھاگ کر آئی ہون کہا تمکو اونہین کے پاس لوٹ جانا چاہئیے جاؤ اور خوب اونکی فرمانبرداری کرو خدا عنقریب تمہاری اولاد کو بڑہاویگا تم حاملہ ہوگی اور ایک لڑکا تمہارے پیدا ہوگا جسکا نام اسمعیل ہے خدا نے تمہارے آہ و زاری کو سن لیا ہے تمہارا لڑکا سب لوگون مین یگانہ ہوگا اوسکا ہاتھ سب پر بالا رہیگا فروتنی سے سب اوسکے آگے ہاتھ پہیلاوینگے تمام دنیا مین اوسکا حکم نافذ ہوگا (توریت کی آیت ختم ہوئی) اب یہہ امر یقینی ہے کہ حضرت اسمعیل اور اونکے صلبی اولاد مین سے کوئی ایسا نہین ہوا جسنے تمام دنیا پر قبضہ کیا ہو یہ اشارہ بجز ذات اقدس آنحضرت کے کسی کی طرف نہین ہوسکتا۔ صرف اسلام ہے ایک ایسی چیز جسکو بین لے رہنے والون پر بالادستی نصیب ہوئی آباد ملکونکے اکثر حصون پر اسینے دنیا سکہ بٹہایا آپکی امت نے مشرقی اور مغربی ملکون مین کیسی کیسی نمایان ترقیان کین علمای یہود خوب اس امر سے واقف ہین لیکن وہ کمبخت عام لوگون سے اس کو چھپاتے ہین۔

اور نیز توریت کی ۵ کتاب ۱۸ فصل مین ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا

بنی اسرائیلون سے کہدو کہ مین اخیر زمانہ مین تمہسا ایک نبی اونکی برادر زادون مین سے بہیجونگا - جو جو نبی حضرت موسی کے بعد آئی وہ اسرائیلی ہی تہے اور سلسلہ اسرائیلی حضرت عیسٰی پر ختم ہوگیا اب کوئی نبی برادر زادون مین سے سوا ئے آنحضرت صلعم کی نظر نہین اتا آپ ہی حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہین اور حضرت اسمٰعیل اسحق بن ابراہیم کے بہائی ہین اور اسحق سب اسرائیلون کے جد ہین جن بہائیون کا توریت مین ذکر ہے وہ یہی ہین اگر یہہ بشارت کسی ایسے نبی کی ہوتی جو کہ خود اسرائیلی ہوتا تو اوسوقت اوسکو برادر زادہ اسرائیلون کا کہنا محض بے معنی ہوتا اور نیز یہہ بہی بالاتفاق ہے کہ جتنے انبیا بعد حضرت موسی کے مبعوث ہوئے اون مین سے کوئی موسی کا ہمتا نہ تہا - تثلیثیہ کے یہان یہی معنی ہین کہ ایک ایسا شخص ہو جسکی تمام فرقے اور قومین پیروی کرین یہہ صفت اگر ہے تو آنحضرت کی ہی ہے آپ ہی اسمٰعیل کی نسل سے ہین شریعت آپ کو ایسی عطا کی گئی ہے کہ تمام شریعتین اوسکی سامنے خوار ہوگئین تمام فرقے آپ کا لوہا مان گئے -

منجملہ اونکے ایک یہہ ہے کہ توریت کی ۵ کتاب ۳۳ فصل مین ہے کہ پروردگار طور سینا کی طرف سے ہماری طرف متوجہ ہوا اور کوہ ساعیر سے اوسنے ہمکو طلوع کیا فاران کی پہاڑیون پر اوس نے ظہور کیا - فاران سے مراد مکہ اور زمین حجاز ہے اسلئے کہ فاران ایک شخص کا نام ہے جو عمالقہ قوم کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ تہا اوس نے ملک حجاز کے حصے کر کر مکہ پایہ تخت بنایا تہا

اسلئے اوسکے نام سے موسوم ہے یہہ جو توریت مین ہے کہ طور سینا سے خدا آیا اوسکے معنی یہہ ہین کہ خدا کا دین اور توحید الہی بواسطہ اوس وحی کے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی ظاہر ہوا اور ساعیر سے مراد ملک شام کا ایک پہاڑ ہے وہین سے حضرت عیسیٰ کے دین نے ظہور کیا اور فاران کی پہاڑیون پر ظہور کرنے کے معنی یہہ ہین کہ خدا نے مکہ مین دین اسلام کے ذریعہ سے تجلی کی اور وحی الہی حضرت کی ذات اقدس پر نازل ہوئی۔

اور توریت مین یہہ جو آیا ہے کہ قدسیون کے لاکھون اون کے ساتھہ ہونگے تو قدسیون سے مراد اون کی امت اولیای کرام ہین اور آنحضرت کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہمیشہ آپ کے ہمراہ رکاب سعادت رہے اور ایکدم آپ سے جدا نہوئے۔

منجملہ اسکے ایک یہہ بھی شہادت ہے جن پر چارون کاتبین اناجیل نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اوسوقت کہ اونہون نے آسمان پر عروج کیا حواریون سے یہہ کہا کہ مین تو اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا کے پاس جاتا ہون اور تمکو ایک نبی کا مژدہ سناتا ہون جو کہ میرے بعد ظہور کرنے والا ہے اوسکا نام فارقلیط ہے۔ فارقلیط یونانی زبان مین آپ کا اسم شریف ہے جیسا کہ عربی مین آپکا نام احمد ہے۔ اور پاراکلتس ہے لاطینی مین بھی پاکیزہ اور مبارک نام میرے اسلام کا باعث ہوا ہے اور یوحنا نے انجیل کی ۱۴ فصل مین کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا فارقلیط وہی ہے جسکو میرا باپ آخر زمانہ مین بھیجیگا وہ تمکو ہر چیز سے خبردار کریگا

سوائی ذات آنحضرت کے اس سے کوئی مقصود نہین ہو سکتا آپ ہی نے
تمام اسرار الہیہ کو صفحہ عالم پر شایع کیا آپ ہی پر قران مجید کی وحی نازل ہوئی
جس مین تمام علوم اولین اور آخرین کے مخزون ہین نئے کم و کاست اوس مین
سب چیزون کا بیان ہے چنانچہ خداوند نے اپنی کتاب ازلی مین اوسکا ذکر فرمایا ہے
کوئی بتادے کہ بعد حضرت عیسیٰ کے کونسا نبی اس دہوم دہام عز و شان سے
مبعوث ہوا - یوحنا انجیل کے ۱۶ فصل مین لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ میرا باپ
فارقلیط بھیجنے والا ہے وہ اپنی طرف سے کوئی بات نکہیگا سب باتون کی تمکو راز
بتاویگا تمام حوادث اور غیبی کی تمکو اطلاع دیگا متواتر چیزون سے یہہ امر یقینی ہے
کہ یہہ صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بجز اوس شخص کے جو خدا کے
دروازہ رحمت سے للکار اگیا ہو آپ کی ان صفات کا کوئی انکار نہین کر سکتا آپ ہی کی
یہہ صفت تہی کہ اپنی نفسانی رغبت سے کوئی بات نکرتے تہے جسکی شہادت قرآن مجید
بہی ہے آپکا غیبیات اور حوادث سے اطلاع دینا یہہ ایک وسیع باب ہے بہت
سی کتابین اوس مین تصنیف کی گئی ہین اور ایک نا پیدا کنار سمندر ہے امام
حجۃ الاسلام ابو الفضل نے ایک مستقل کتاب مین اسکو تفصیلاً لکہا ہے وہ
بالکل کافی اور وافی ہے اور اہل بصیرت اوس سے عبرت حاصل کرتے ہین رہا
انبیاے سابقین سے اسکا ثبوت ہے منجملہ اوسکے زبور کی ۷۲ فصل مین داؤد کا قول
ہے کہ وہ اس سمندر سے اوس سمندر تک قبضہ کریگا نہرون سے انتہاے زمین

تک وہ مالک ہو گا جزیرون اور یمن کے بادشاہ اوسکے پاس ہدیہ لاوینگے بادشاہ اوسکو سجدہ
کرینگے جو دشمن سرنگون ہوجاوینگے ہر وقت اوسپر درود بہیجا جاویگا ہر روز اوسکی بشارتین
پہیلتے جاوینگی دنیہ سے اوسکی روشنی چمکیگی اوسکا ذکر ابد الاباد تک رہیگا اوسکا
نام آفتاب کے وجود سے پہلے موجود ہے یہہ صفات بہی آپکے وجود با جود مین سب
ظاہر اور موجود ہین۔ جو شخص آپ پر ان صفات کو صادق نکریگا پہر وہ کسیکو ان کے
قابل نہ پاویگا اور اگر کسی اور نبی پر صادق ہونے کا دعوے کرے تو وہ محض بہتان بندی
ہے۔ سوائی حضرت داؤد کے ہم کسی کیطرف ایسی پر جلالت صفتین منسوب نہین
کر سکتی اور اون کا قرن حضرت عیسے سے پہلے ہی یہودیون کو اسکا خوب یقین ہے کہ
یہہ انحضرت کی ذاتی صفتین ہین لیکن چونکہ ازل سے اون پر خدا کی پہٹکار ہے
اسلئے وہ ان باتون کو ظاہر نہین کرتے منجملہ اوسکے الیقوق نبی کی کتاب کی ۳
تیسری فصل مین شہادت ہے کہ اخیر زمانہ مین پروردگار قبلہ کیطرف سے آویگا
اونکی پہاڑیون سے قدس ظاہر ہوگا۔ پروردگار آنے کے معنی یہی ہین کہ
وہان وحی الٰہی کا نزول ہوگا اور قدس سے مراد سرور عالم کی ذات اقدس ہے
جو کہ مکہ کی پہاڑیون سے ظاہر ہوئے اور منجملہ اوسکے یسعیاہ نبی کی شہادت ہے
اونہون نے اپنی کتاب کی ۵۴ فصل مین لکہا ہے کہ اخیر زمانہ مین ایک امت
مرحومہ پیدا ہوگی ایک مبارک پہاڑی اون کے لئے پسند کی جاویگی تاکہ
اوس پر خدا کی عبادت کرین اور اطراف عالم سے جمع ہوکر خدا سے یکتا کی پرستش کرین

جسمین حضرت یعنی اوسکا شریک بتایا ہے پہاڑ سے مراد جبل عرفات ہے اور امت سے مراد آپ کی امت حجاج جو جبل عرفات مین جمع ہوتی ہین ۔

قولہ (جب حضرت ہاجرہ حضرت سارہ سے جدا ہو گئین)

جب ابتدا دنیا کے مطلع پر نظر ڈالی جاتی ہے تو انسانی ہستی مین نیکیون کے قایم کرنے مین کوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہمسر نہین معلوم ہوتا ۔ بیابانون مین آباد ہوکر ناقوس مین زمزمہ مین یہ جوش جذبات کی ابتدا آپ سے ہی ہوئے موسویت عیسویت صابیت پیدا اون کے ذریعہ سے توحید پہیل چکی تہی صابیت کا آتشین اثر بلخ کے آذرکدہ پر پڑا اور پہر اسی آذرکدہ کا اثر بیناس حکیم ہندوستان مین لایا اور اوسیکی اتباع ہند مشرب ہوچکی ہے اونکی نیکیان عرصہ دراز تک شریعت کے پیراہن مین اسماؤن کے ذریعہ سے فطرات انسانی کو مکمل کرتے رہین اور جب اعمال ظاہری کی سخت پابندی نے روحانی برکتون کو کم کر دیا تو حضرت عیسیٰ کی وساطت سے روحانی فیضان کے چشمے سیرابی کا باعث ہوئی اور جب روحانیت کی محویت نے اعمال ظاہری کے قالب کو نابود کر دیا تو روحانیت کے نشانات بہی مٹ گئے اسکے بعد وہی جامع شریعت نے جسمین فطرۃ الہیہ کے ظاہری اور باطنی راز جمع تہے اپنا لوا بلند کیا ایک وہ ایسا سرچشمہ ہے کہ انتہای بقا تک اوسکا آب حیات خشک نہو سکیگا اور ایسا مجمع النوسیارہ سے جسکو زمانہ کے انقلابات نقصان نہ پہنچا سکینگے ۔

ایسی ایسی پر عظمت واقعات محض اتفاقی نہین ہین بلکہ اوس وعدہ الہی کا ظہور ہے جو کہ خدای برتر نے ابراہیم کے ساتہہ اور اونکی اولاد کے ساتہہ کیا تہا۔ حضرت ابراہیم سے اوسنے وعدہ کیا تہا کہ مین تیری نسل کو بڑہاونگا وہ آسمانون کے ستارون اور بیابانون کے ریت سے زیادہ ہونگے اونکو بابرکت کرونگا۔

ایسے ہی حضرت اسمعیل کی نسبت اوسنے فرمایا کہ مین نے تیری دعا اسمعیل کے حق مین قبول کی ہان مین نے اوسکو برکت دی۔ اوسے بارآور کیا۔ اور اوسے بہت کچہہ فضلیت دی اوس سے بارہ امام پیدا ہونگے اور اوسکو بڑی قوم کرونگا۔

اسکے قریب قریب اسی قسم کا وعدہ حضرت اسحق کے لئے بہی کیا خواب مین اون سے فرمایا کہ مین تیری ساتہہ ہون تجہکو برکت دونگا اور اپنے بندہ ابراہیم کی وجہ سے تیری نسل زیادہ کرونگا۔

جس برکت اور رحمت کا وعدہ حضرت اسمعیل کی نسبت فرمایا وہ سرور کائنات صلیم کے تہے وہ آنحضرت کی بدولت سے تکمیل ہوئی ظاہری برکتون کی شہادت اون ناموں سلطنتونکے قایم ہونے سے ظاہر ہے جن سے پچہلی صدیان معمور ہین اور باطنی برکتین اون علمی اور معرفت کے سرچشمون سے معلوم کرلو جو بیابانون مین ابر کے ٹکڑون سے نہین بلکہ نفسانی بیابانون مین قدوسیت اور ملکوت کے ابرون سے جاری ہوئے۔ جیسے کہ حوض کوثر صورة مثالی ہے وَاَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَر مین اوسکی طرف اشارہ ہے۔

افسوس ہے اوس فہم پر جو اسکا قایل ہو کہ حضرت اسحق سے روحانی برکت کا ظہور

کیا گیا تہا اور حضرت اسمعیل سے جسمانی برکت کا کور باطنوں اور نیلے بصیرتی سے ایسی ہے ایسی ناقص اوہام کی پیدایش ہوا کرتی ہے ۔

قولہ مین اخیر زمانہ مین ایک نبی تیری بہائیون مین سے پیدا کرونگا)

اس آیت مین صاف بیان ہے کہ خدا بنی اسرائیل کے بہائیون سے ایک نبی مبعوث کریگا بنی اسرائیل کے بہائی اسمعیل ہین اور بنی اسمعیل مین بجز سرور کائنات صلعم اور کوئی پیغمبر نہین ہوا ۔ اس پیشین گوئی مین چند لفظ قابل غور ہین اولا یہہ کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا دوم یہہ کہ وہ تیری مثل ہوگا ۔ پہلے قول کی نسبت قابل غور ہے کہ اہل کتاب متفق ہین کہ کسی نبی پر سوائے احکام عشرہ کے ایسی وحی نازل نہین ہوئی جس مین لفظون کی بہی وحی کی گئی ہو بلکہ سب کے دل پر مطالب کی وحی ہوتی تہی پہر وہ اپنے لفظون مین اوسکو بیان کردیا کرتے تہے اور خصوصاً انجیلون پر تو یہہ کسیطرح صادق نہین آسکتی کہ اونکے لفظ حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تہی اسلیے کہ حضرت عیسیٰ کی زبان عبرانی تہی اور انجیلین اولا یونانی زبان مین تحریر ہوئین ۔ یقیناً کلام مجید سے ایسی کتاب الہی ہے کہ اوسکے لفظ بہی نازل ہوئے اور وہی لفظ اوروں کو سنادی گئی ۔

اب رہی مماثلت کسیطرح حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے مماثلت نہین ہے خصوصاً جب عیسائی قایل ہین کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے تہے حضرت عیسیٰ کی تعلیم بالکل روحانی ہے اور حضرت موسیٰ کی تعلیم ۔ احکام شریعت سے مخلوط ہے اور تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی بڑی بڑی سوانح اور حالات مین حضرت موسیٰ سے آپکو مماثلت

کمال سے

(۱) حضرت موسیٰ نے دشمنون کے خوف سے ہجرت کی آنحضرت نے بہی ہجرت کی

(۲) حضرت موسیٰ نے مدینہ طیبہ مین پناہ لی تہی آپنے بہی ہجرت فرماکر وہین پناہ لی

(۳) حضرت موسیٰ پر کلام الہی بلفظہ نازل ہوا ایسے ہی آنحضرت پر بلفظہ کلام اللہ نازل ہوا

(۴) حضرت موسیٰ بہی جہاد کے لئے مامور رہتے تہے آنحضرت بہی ایسے ہی اوسکے لئے مامور تہے

(۵) حضرت موسیٰ نے اپنے ذلیل اور پایمال قوم کو غلامی سے نکالکر لیجا کیا اونکو اونکا اون کو بادشاہ بنادیا ایسے ہی آنحضرت نے بہی اپنی قوم کو نہایت پست حالت سے نکالکر اقبالمندی کے اوج پر پہونچادیا۔

(۶) حضرت موسیٰ پر توریت نازل ہوئی جس مین احکام شریعت مندرج ہین اسیطرح آنحضرت پر کلام مجید نازل ہوا جس مین تمام علوم شریعت کے درج ہین۔

کوارٹرلی ریویو مین بہی آنحضرت اور حضرت موسیٰ کے درمیان مشابہت کا ہوتا ثابت کیا ہے اومین ہجرت کی مشابہت ذکر کرکے لکہی ہے کہ سنہ ہجری مین اخیر مرتبہ آنحضرت صلعم چالیس ہزار مسلمانون کے ساتہہ مکہ مین آئے اور حضرت موسیٰ کسیطرح کوہ عرفات پر اونکو برکت دی اور اپنی نصیحتین بیان کین اور خاصکر یہہ نصیحت کی کہ کمزورون اور مفلسون اور عورتون کو پناہ دو اور سود خوری سے پرہیز کرو۔

آنحضرت نے بہی حضرت موسیٰ کی طرح اخیر مرتبہ مسلمانون سے پوچہا کہ مین نے کسیکا کچہہ نقصان تو نہین کیا اور کسیکا میرے ذمہ کچہہ قرضہ تو نہین ہے۔۔

ظهر من جبال فاران

عربی توریت میں اس بشارت کے یہ لفظ ہیں :: وقال ان اللہ طلع من سینا
واشرق لهم من السعیر ومن جبال فاران تجلی بیمینه شریعة
بیضاء بجند الملائکته یاتی اللہ من الجنوب والقدوس من
جبل فاران زین السموات والارض بحمده ملآن ::
اور کہا خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اوسکے
داہنے ہاتھہ میں شریعت روشن ہے فرشتوں کے لشکر کے ساتھہ آیا (توریت کتاب تثنیہ
باب ۳۳ ... ۲) آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے اوسنے آسمانوں
کو اپنے جمال سے چھپا دیا اسکی ستائش سے زمین بہر گئی (کتاب حبقوق باب ۳-۳)
ان آیتوں میں جو کوہ فاران سے خدا کا ظاہر ہونا اور شریعت کا اسکے ہاتھہ میں ہونا بیان ہوا
وہ بین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے اور قرآن مجید کے
نازل ہونے کی بشارت ہے یہ بات عرب کے قدیم جغرافیہ سے اور بڑے بڑے عالموں
کی تحقیق اور تسلیم سے اور توریت کی محاورات سے بخوبی ثابت ہو گئی ہے کہ مکہ معظمہ کے
پہاڑوں کا نام فاران ہے چنانچہ اوسکی یہ دلیلیں ہیں اکتوبر سنہ ۶۹ء کے کوارٹرلی ریویو میں
اسلام پر ایک ریویو چھپا ہے جو ایک بہت بڑی یہودی عالم زبان دان کا لکھا ہوا ہے اور اوسکے
صفحہ ۲۹۹ میں لکھا ہے کہ سینفرنی ان خاص آیتوں کی جنمیں سینا اور سعیر اور فاران کی نسبت
مذکور ہے اسیطرح برتت ریح کی ہے کہ خدا سینا سے نکلا یعنی عبرانی زبان میں [illegible]

جس سے توریت مراد ہے اور سعیر سے چمکا یعنی یونانی زبان مین بہی شریعت دی گئی جس سے انجیل مراد ہے ۔ اور فاران کی پہاڑ سے ظاہر ہوا اور اوسکے ہاتہہ مین شریعت روشن ہے یعنی عربی زبان مین شریعت دی گئی جس سے قران مجید مراد ہے پس اس محقق عالم کے قول سے ثابت ہو کہ فاران وہی جگہ ہے جہان سے مذہب اسلام ظاہر ہوا یعنی حجاز مکہ معظمہ ۔ چند سطرون کے بعد اس اڑٹیکل کا لکہنے والا یہ لکہتا ہے کہ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ سینا اور سعیر اکثر بجای اسرائیل اور عیسیٰ مستعمل ہوتے ہین اور فاران تو صاف عرب کیلئے مستعمل ہے ۔

اور بڑی وجہ فاران سے حجاز ہونے کی یہہ ہے کہ توریت کی کتاب اول باب ۲۱ آیت ۱۴ مین لکہا ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو اپنے پاس سے نکالا تو وہ دونون بیر شبع کے بیابان مین پہراکئے اور اوسی باب ۵ - ۲۱ آیت مین ہے کہ بیابان فاران مین وہ ساکن ہوئے اور یہہ یقینی ہے کہ حضرت اسمعیل حجاز مین ساکن ہوئے تہے جہان انکی اولاد آباد ہے تواب کالشمس فی نصف النہار ثابت ہو گیا پیشین گوئی کیسی آنحضرت کے لئے صاف اور روشن ہے عرب العاربہ کی ایک قوم جو فاران بن عوف بن حمیر کی اولاد مین تہے کسی زمانہ مین مکہ کی نواح مین جاکر آباد ہوئے تہے اسی سبب سے وہ مقام فاران کے نام سے مشہور ہو گیا ۔ انی اذہب الی ابی وابیکم والہی والہکم وابشرکم یعنی یاتی من بعد اسمہ فارقلیط ۔ جو لفظ کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا وہ فارقلیط ہے یہہ لفظ خالدیہ زبان کا ہے جو عبرانی سے مخلوط ہے اور حضرت عیسیٰ کی

زبان عبرانی تہی لیکن جب اونکا اور ترجمہ کیا گیا وہ پیریکلوطاس تہا جو ٹہیک فارقلیط کا ترجمہ ہے
اور اسکے معنی احمد کے ہین —

اور بعض پادریون اور پیشروان تثلیث نے جو اوسکے معنی مین تحریف کی ہے اور اس سے حواریون مین روح القدس کا
آنا مراد لیا ہے یہہ ابتدا مین جو رای مسلم تہی حواریون کے اب بہی بعض بعض لوگون کا اسکا مصداق محقق
تہے یہی موعود اوسکو بتاتے تہے —

اور روح القدس سے مراد لینا تو کسیطرح پر ممکن ہی نہین ہے اسلئے کہ پنٹی کاسٹ کی ضیافت
مین حواریون پر روح القدس نازل ہو چکی تہی کیونکہ عیسائیون کے قول کے موافق ایک بعد وفات
الٹش نے ہر ایک حواری پر طاری ہو کر اوسی لمحہ مین اونکو سب زبانین بولنے کی طاقت دیدی تہی
اور یوحنا کے ۲۰ باب کے ۲۲ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت عیسیٰ نے اپنی انتقال سے
تہوڑے عرصہ پیشتر یہہ فیض اونکو عطا کردیا تہا یعنی پنٹی کاسٹ کی ضیافت مین عیسائی مذہب کے
تمام مذہبی کتابون مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبان ہای آتشین کہ جن سے زبان بولنے کی طاقت عطا
ہوئی تہین تسلی دہندہ موعود تہین اگر ایسا ہوتا تو ضرور کتاب مذکور مین ہوتا اور لکہا جاتا کہ
وعدہ چندروزہ تہا اور پہر ہمیشہ کے لئے آیا تو یہہ محض ایک حیلہ دوراز قیاس ہے

اور اگر اسکے معنی روح القدس اور تسلی دہندہ کے ہون تو جو ہدایت اور برکت اصفیا کے
دلون کو سرورکائنات کی ذات سے ہوئی وہ ایسا فیضان تہا کہ روح القدس کا مصداق اوس
سے زیادہ مکمل ہو نہین سکتا جو بشارتین کہ حضرت مصنف نے ذکر کی ہین اونکی علاوہ اور
بشارتین بہی بکثرت ہین جو بالتصریح سرورکائنات کی نبوت کاملہ کی خبر دیتی ہین بعض اونمین سے

یہان درج کیجاتی ہین تاکہ لوگ شریعت عربی کے علاوہ معجزانہ احکام شریعت اور طریقت
کے اوسکے حقیقت کا اندازہ کرسکین ۔

کتاب اشعیاہ نبی کے باب ۲۱ ۔ آیت ۷ ۔ مین ہے

ورای مرکب الفارسین راکب حمار و راکب جمل والتفت التفاتا جیدا

ترجمہ اور ایک جوڑی سوارون کی دیکہی ایک سوار گدہی کا اور ایک سوار اونٹ کا اور خوب متوجہ ہوا
جن برگزیدہ لوگون نے خدا کی سچی پرستش دنیا مین قایم کی اونہین سے حضرت اشعیاہ نے
دو کا ذکر فرمایا ایک کا نشان گدہی کی سواری بتلایا اور یہ یقیناً حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ ہے اسلئے
کہ وہ بیت المقدس مین اسحالت سے داخل ہوئے تہے اور دوسرے شخص کی علامت اونٹ کی
سواری فرمایا جو کہ قطعاً سرور کائنات کی ذات سے مراد ہے جب آنحضرت خانہ کعبہ مین
داخل ہوئے تہے تو اونٹ پر ہی سوار تہے ۔

۲۔ کتاب بیات سلیمان باب ۵ ۔ آیت ۱۰ ۔ لغات ۱۶ ۔ مین ہے ۔

میرا حبیب نورانی گندم گون ہزارون مین سردار ہے اوسکا سر ہیرہ کیطرح چمکدار ہے
اوسکی زلفین مسلسل مثل کوے کے کالی ہین ۔ اوسکی آنکہین ایسی ہین جیسے پانی کے کنڈال کبوتر
دودہ مین دہلی ہوئین نگینہ کی مانند جڑی ہین خانہ مین ۔ اوسکے رخسار ایسے ہین جیسے کیاری
خوشبودار بیل جڑاہی ہوئی اور چکلی پر خوشبو رگڑی ہوئی اوسکی پنڈلیان ہین جیسے سنگ مرمر
کے ستون سونے کی چوکی پر جڑی ہوئے اوسکا چہرہ تابان رعنا جیسے صنوبر اوسکا گلا
نہایت شیرین اور وہ بالکل محمدیم یعنی تعریف کیا گیا ہے یہی میرا محبوب ہے بیت المقدس کے بیٹیو

حضرت سلیمان نے آپکے اوصاف بیان فرماتے فرماتے نام ہی ذکر کر دیا اور بجائے محمد کے محمدیم فرمایا جو نہایت تعظیم کی علامت ہے جیسے الوہیم خدا کے واسطے اور یروشلیم القدس کے واسطے

(۵) کتاب حجی نبی باب ۱۱ - آیت ۷

وازلزل الامم کلها ویاتی حمدہ جمیع الامم واملا هذا البیت مجدا قال رب الجنود

ترجمہ سب قوموں کو ہلا دونگا اور سب قوموں کا حمدہ آویگا اور اس گھر کو بزرگی سے بھر دونگا خداوند افواج نے یہہ کہا ہے -

عبرانی عبارت مین حمدۃ ہے جسکے معنی خاص احمد کے ہین -

اسمین صاف اشارہ ہے کہ آیندہ نبی وہ ہوگا جسکا نام حمد سے مشتق ہو اور چونکہ متی نے حضرت عیسی کی بشارات مین اس بشارت کا کچھ ذکر نہین کیا ہے حالانکہ انہون نے یہودیون کے سمجھانے کو تمام بشارات کا استیعاب کیا ہے دوسرے حضرت عیسی کے نام مین حمد کا کوئی مادہ نہین ہے اسلئے یہہ بشارت حضرت عیسی کی طرف کسیطرح اشارہ نہین ہو سکتا -

(۶) جب حضرت یحیی پیغمبر ہوئے تو یروشلم سے یہودیون نے کاہنون اور لیویون کو ان کے پاس بھیجا تا کہ ان سے پوچھین کہ وہ کون ہین چنانچہ وہ لوگ گئے اور ان سے یہہ گفتگو ہوئی کہ اس نے یعنی حضرت یحیی نے اقرار کیا کہ مین کرسٹاس یعنی عیسی مسیح نہین ہون اور انہون نے پوچھا اور اسکے بعد پھر کون کیا الیاس ہے اوسنے کہا مین نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے اور اسنے

جواب دیا نہین اوپہودیون نے اوس سے کہا کہ کون تو ہے تاکہ ہم جواب دے سکین انکو
جنہون نے کہ ہمکو بہیجا ہے اپنے حق مین تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا مین ہون آواز اوسکی
جو کہ جنگل مین چلاتا ہے کہ سیدہا کرو رستہ خداوند کا جیسا کہ نبی اشعیاہ نے کہا جو بہیجے گئے
ستہے وہ فریسی تہے اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تو کیون اصطباغ دیتا ہے جب کہ تو نہ
مسیح ہے اور نہ الیاس اور نہ وہ نبی (یوحنا باب ۱ آیت ۲۰-۲۵) اوپر
کی آیتون مین تین پیغمبرون کا ذکر ہے ایک حضرت الیاس کا اور دوسرے حضرت عیسیٰ کا تیسرے
اوس پیغمبر کا جو علاوہ حضرت عیسیٰ کے ہونے والا تہا یہودی حضرت الیاس یعنی حضرت خضر کو بہی
پیغمبر تسلیم کرتے تہے اور یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی نسبت بہی یقین تہا کہ وہ کبہی نہ کبہی آوینگے
یقین ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ حضرت عیسیٰ کی وہ ایک اور پیغمبر کے آنے کے
منتظر تہے اور وہ ایک ایسا مشہور و یقینی نبی تہا کہ اوسکے لئے بجائے نام کے
صرف ضمیر سے ہی اشارہ کافی تہا اور ظاہر ہے کہ ایسا مشہور پیغمبر سوای ذات قدسی
آیات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی سمجہہ مین نہین آتا ہے اسلئے
اردو مین بہی آپکے لئے صرف آنحضرت وغیرہ کافی ہوجاتا ہے

ماخوذ از خطبات احمدیہ۔

تمام شد